نعتیہ مجموعہ

نورٌ علیٰ نور



محمد مبشر انصاری نور سلطانپوری

نذرِ علیٰ نور

(نعتیہ مجموعۂ کلام)

محمد مبشر انصاری نورؔ سلطانپوری

نام کتاب : نورٌ علیٰ نور

نام شاعر : محمد مبشر انصاری نورؔ سطانپوری

ترتیب وتزئین : نصیر ناداںؔ

سن اشاعت : ۲۰۰۸ء

سائز : 18x22

تعداد : پانچ سو 500

ہدیہ : ایک سو روپے (Rs.100/-)

کمپوزنگ : عبدالحلیم فیضی موبائل 99352?08?? ای میل haleem25in@yah..co.in

طباعت : پرنٹ ٹریڈ انڈیا، چمن گنج، کانپور

موبائل نمبر: 9?5217734

ملنے کا پتہ

انجمن نوائے حق (نصیر ناداںؔ) 571 فیتھ فل گنج، کانپور

چاند بک اسٹال کھپرا محال، کانپور

عارف بک ڈپو، لطیف مارکیٹ، خیر آباد، سیتاپور

انتساب

اس مجموعۂ نعت کا ہر لفظ

میرے بڑے والد گرامی

مولوی محمد شفیق انصاری (مرحوم)

محمد سعید انصاری (مرحوم)

محمد شعیب انصاری (مرحوم)

اور والد محترم

حاجی حافظ محمد رفیق انصاری (مرحوم)

کی روح پرفتوح کے نام

جن کی شفقتوں اور محبتوں نے مجھے

زندگی میں ہر قدم پر حوصلہ دیا۔

محمد مبشر انصاری

نورؔ سلطانپوری

حیات نامہ

نام : محمد مبشر انصاری

ولدیت : حاجی حافظ محمد رفیق انصاری (مرحوم)

جائے ولادت : سلطانپور

تخلص : نوؔر سلطانپوری

تلمیذ : جناب نصیر ناداںؔ

تعلیم : بی۔اے۔

اولین ادبی تخلیق : ۱۹۹۰ء

ملازمت : پولیس سب انسپکٹر کانپور دیہات

مستقل رہائش : 38۔میرپور، کانپور

موبائل : 9839260722

نور سلطانپوری کی نورانی شاعری

قرآن حکیم میں واضح الفاظ میں ارشاد ربی ہے کہ بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریم پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو۔ اس آیت کریمہ کی روشنی میں جائیے تو یہ عیاں ہوتا ہے کہ نبی برحق پر درود و سلام بھیجنا بھی عبادت ہے۔ شعری شکل میں نبی کریم کی تعریف وتوصیف کے اظہار کو نعت سے تعبیر کرتے ہیں، نعت کہنے کیلئے رسول کریم سے عقیدت ومحبت کا جذبۂ صادق ہونا لازمی ہے۔ نعت گوئی بظاہر بہت آسان صنف ہے لیکن تمام اصناف سخن میں یہ سب سے مشکل ہے، شاید عرفی شیرازی نے اسی لئے کہا ہے کہ نعت کہنا تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف ہے۔ نعت گوئی میں مدحت رسول کریم کی تمام تعظیم وتکریم کو ملحوظ رکھا جاتا ہے اور یہ احتیاط برتی جاتی ہے کہ کہیں بھی غلو یا مبالغہ نہ ہو، حتی الامکان احتراز و اجتناب کیا جائے، جو منصب رسالت کو اتنا نہ بڑھادے کہ خدائی اور بندگی میں کوئی فرق نہ رہے۔ یا اتنا گھٹادے کہ مرتبہ رسالت مجروح ہو جائے، دونوں انتہا پسندیاں نعت گوئی کیلئے قطعاً غلط ہیں۔

نعت میں ذرا سی لغزش بجائے ثواب، نیکی کی بربادی کا سبب بن سکتی ہے، میں نے یہ چند سطور اس لئے سپرد قلم کیں کہ اندازہ ہو سکے کہ نعت گوئی بہت مشکل فن ہے، لیکن کچھ لوگوں کو مشکل پسندی ہی عزیز ہے۔ جناب نور سلطانپوری پولیس محکمے میں ایک افسر کی حیثیت رکھتے ہیں، بہت دنوں سے غزل اور نعت دونوں میدانوں میں قدم جمانے کی کوشش کر رہے لیکن ان کا زیادہ رجحان نعت کی جانب ہے اور کیوں نہ ہو ان کے خاندان میں بھی (تقریباً) ذی علم، ذی شعور حافظ قاری مولوی ہیں اور اسی

ماحول میں ان کی پرورش بھی ہوئی۔

نعت کہنے کیلئے عقیدت ومحبت کا جذبہ ہی صرف کافی نہیں اس کے لئے دینی کتب کا گہرا مطالعہ بھی ضروری ہے، طہارت الفاظ کا ہونا بھی ضروری ہے، میرا ماننا ہے کہ بغیر اذن سرکار نعت ممکن ہی نہیں۔ اللہ رب العزت نے نورؔ صاحب کو نعت گوئی کا شعور بخشا ہے، موصوف اس فن کو وجہ نجات سمجھ کر حق ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں بعض نعتیں دلوں کو چھونے کا کام کرتی ہیں، وہ نعت کہتے وقت خود کو سبز گنبد کے سائے میں تصور کرتے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ حضور کے روبرو اپنی فریادیں پیش کر رہے ہیں۔ حضور سے محبت تو ہر مسلمان کو ہے، اس کے بغیر مسلمان مسلمان نہیں، لیکن اپنی محبت کے اظہار کو اشعار کی شکل دینا سب کے بس کی بات نہیں خداوند قدوس جس بندے سے خوش ہوتا ہے، اسی کو یہ توفیق حاصل ہوتی ہے۔

جناب ایم ایم انصاری نور سلطانپوری میرے حلقۂ تلامذہ میں ممتاز مقام رکھتے ہیں ان کی تمام کاوشیں لائق ستائش ہیں مجھے ان سے امید ہے کہ ادب میں اول مقام پر فائز ہوں گے اور ان کا یہ مجموعہ نورٌعلیٰ نور قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔

نصیر ناداںؔ

جنرل سکریٹری انجمن نوائے حق کانپور

موبائل نمبر: 9935631065

عرفان وآگہی کا شاعر

جناب محمد مبشر نوؔر سلطانپوری کا مجموعۂ نعت ''نورٌ علی نور'' سرشاری عشق رسول کریم کا آئینہ دار ہے اور عقیدتوں کا ایک مزین گلدستہ ہے، جذبات واحساسات کے روح پرور پھول ذہن کی وادیوں کو معطر کرنے کے لئے کافی ہیں، جناب نوؔر سلطانپوری نے حصول ثواب و پاکیزگی کے لئے نعت پر مشتمل یہ مجموعہ پیش کر کے نعتیہ شاعری میں بلا شبہ ایک اضافہ کیا ہے۔

میں نور صاحب سے عرصہ دراز سے واقف ہوں، ان کی نعتیہ شاعری سے شہر کا ہر قلم کار آشنا ہے وہ عشق رسول اطہر میں ڈوب کر نعت کہتے ہیں، ان کے گھرانے میں سبھی ذی علم ہیں، دیندار ہیں، مسلک اہلسنّت کے پابند ہیں اور اعلیٰ حضرت کے نقش قدم پر چلنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ بھلا یہ خاندانی اثرات ان پر کیسے نہ منعکس ہوتے، انہوں نے شاعری کی ابتداء ہی نعت پاک سے کی۔ ''نورٌ علیٰ نور'' کا ایک ایک شعر عرفان وآگہی کے سانچے میں ڈھلا ہوا ہے، احترام سید الکونین کے زیور سے آراستہ تمام الفاظ حبیب کبریا کی محبت کا امین ہی نہیں ان کے سرمایہ ایمان وایقان کا مظہر بھی ہے، اس مجموعۂ نعت کے درج ذیل منتخب اشعار شاعر کی جولانی طبع کے غماز ہیں۔

کوئی جواب ہی نہیں اس بے مثال کا
خورشید بھی ہے عکس نبی کے جمال کا

اک بار ہی حضور کا دیدار ہو نصیب
دیدار مصطفیٰ مجھے سو بار ہو نہ ہو

بن بھی سکتا ہے یہی کل تری بخشش کا سبب
اسم احمد سے اگر تجھ کو پکارا جائے

دنیا کی ہواؤں کی نہیں مجھ کو تمنا
طیبہ سے جو آئے وہ ہوا مانگ رہا ہوں

دنیا مرے جانب دے عقیدت سے سلامی
اے باد صبا کوئی نبی میں جو گزر ہو

گلوں میں رنگ مہک اور تازگی آئی
حضور آئے تو دنیا میں دلکشی آئی

کسی بھی سمت نظریں تم اٹھاؤ
نبی کے نام ہی کی روشنی ہے

موت اس عالم میں مجھ کو لینے آئے کاش جب
سامنے نظروں کے ہو روضہ رسول اللہ کا

مقصد یہی ہے محفل عالم میں آنے کا
محبوب کبریا سے محبت کیا کرو

اے نور آستان شہہ مشرقین پر
جبریل بھی جھکائے ہوئے اپنا سر گئے

جن آنکھوں نے دیکھا دیار مدینہ
میں ان عاشقوں کی نظر چاہتا ہوں

وحید سلونوی

پاکیزہ شاعری

عالم ہمیر پوری

سرکار دو عالم سے والہانہ وابستگی ومحبت کے منظوم اظہار کو نعت سے تعبیر کرتے ہیں ،اس سلسلے میں امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی وزائرحرم حمید صدیقی ، محسن کاکوری ، بیدم وارثی ، جمیل قادری ، حق بنارسی ، شارق ایرایانی وغیرہ بزرگان شعروادب نے اہم کارنامے انجام دیئے ہیں ، نور سلطانپوری نے ان حضرات کے نقش قدم کو مشعل راہ بنایا ہے اور نعت گوئی کے سفر پر درود وسلام پڑھتے ہوئے رواں دواں ہیں۔

مجھے امید ہے کہ محترم نور سلطانپوری کو اس مجموعہ نعت کے ذریعے نعت گو شعراء کی صنف میں اعلیٰ مقام حاصل ہوگا۔ قارئین چند اشعار ملاحظہ فرمائیں اور میرے قول کی تائید میں شامل ہوں۔

جو غلام رسول ہوتے ہیں
بس مدینے کی بات کرتے ہیں

رہنمائی کے واسطے اے نور
صرف سرکار کا سہارا ہے

نعت پاک شہ کونین میں مشغول ہوں میں
کیا مزہ آئے جو اس در پہ سنایا جائے

بن بھی سکتا ہے یہی کل تری بخشش کا سبب
اسم احمد سے اگر تجھ کو بلایا جائے

جن کے دلوں میں ہوتا ہے عشق رسول پاک
جھکتے نہیں کبھی بھی وہ دولت کے سامنے

ناز کرتی تھیں قسمت پہ اپنی
سعدیہ بھی محمد کو پاکے

نہیں چاہئے ہم کو دنیا کی دولت
در پاک شاہ ہدیٰ چاہتے ہیں

ممکن ہی نہیں آئے کوئی اس پہ مصیبت
جس شخص پہ سرکار کی رحمت کا نظر ہو

ضرور چمکے گا اس کا ستارۂ قسمت
جسے نصیب شہ دیں کی رہبری ہو گی

رسول پاک کے الطاف بیکراں کے طفیل
ہمارے سینوں میں تنویر بندگی آئی

میں عاشق سرکار ہوں یہ مجھ کو یقیں ہے
سرکار بچائیں گے مجھے نار سقر سے

صرف خاک طیبہ مجھ کو دیجئے
لے کے میں کوئی نگینہ کیا کروں

تم کو اگر یقیں نہ ہو خود پڑھ کے دیکھ لو
ظاہر کلام حق سے ہے عظمت رسول کی

حرام اس پر ہوئی ہے نار دوزخ
جسے ان کی زیارت ہو گئی ہے

اگر دل میں ہے تیرے عشق احمد
کوئی مشکل تری مشکل نہیں ہے

عالم ہمیر پوری

آئینہ حقیقت

زاہد کونچوی، جھانسی

اللہ رب العزت کا خاص احسان و کرم ہے کہ میرے عزیز دوست جناب ایم ایم انصاری نور سلطانپوری نعتیہ شاعری کے حوالے سے ادبی دنیا میں متعارف ہیں اور جلد ہی ان کا مجموعہ نعت ''نورٌ علیٰ نور'' تمام ارباب علم و دانش کے روبرو کتابی شکل میں آنے والا ہے۔ آج اس بات کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ نعت رسول اور مناقب بزرگان دین کے تعلق سے علم وفن کی خدمات انجام دی جائے۔ جناب نور اسی فریضے کو انجام دینے میں مصروف ہیں، عموماً لوگ حصول برکت کے لئے اپنے مجموعوں میں ایک دو نعتیں شامل کر کے مطمئن ہو جاتے ہیں مگر نور صاحب نے اسے باقاعدہ الگ صنف سخن سمجھتے ہوئے نعت رسول کریم کو فروغ دینے پر مائل ہیں۔ اس میدان میں کانپور ہی میں کئی ایسے باحوصلہ قابل قدر شعراء ہیں جو نعت گوئی پر خصوصی طور پر متوجہ ہیں ان میں پروفیسر ابوالحسنات حقی، عشرت ظفر، الحاج ناظر صدیقی، نصیر ناداں، شاعر فتح پوری، مولانا قاسم حبیبی، مولانا میکائیل ضیائی، صابر فریدی، وحید سلونوی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

جناب نور سلطانپوری لائق مبارکباد ہیں کہ انہوں نے نعتیہ شاعری کو جزو زندگی بنا رکھا ہے، ان کے اشعار عقیدت و محبت کے آئینہ دار ہیں۔ ''نورٌ علیٰ نور'' کے اشعار دلوں کو منور و مجلیٰ کرنے کیلئے کافی ہیں۔

میری نظر میں

انور باندوی

محترم نصیر ناداں کے توسط سے جناب ایم ایم انصاری نور سلطانپوری کا مجموعۂ نعت پر تبصرے کا شرف مجھے حاصل ہوا، سرسری طور پر مطالعے کے بعد مجھے کہنا پڑا کہ نعت کی شاعری میں عشق رسول کی چاشنی ضروری ہے، اگر عشق شہ کونین سے دل خالی ہے تو نعتیہ شاعری موثر نہیں ہو سکتی، عمدہ شعر کیلئے جو معیار مقرر ہے سادگی، صداقت متانت الفاظ، اس کسوٹی پر نور صاحب کے اشعار کھرے اترتے ہیں، ان کی شخصیت سادگی پسند ہے، دل میں خلوص ہے، تصنع سے گریز کرتے ہیں، دینداری اور ایک سچے انسان اور پکے مسلمان ہیں، محکمہ پولیس سے تعلق کے باوجود مکروفریب سے دور کا بھی رشتہ نہیں، اس لئے ان کے شعروں میں بھر پور اثر ہے۔

ان کے شعروں میں بلا کی آمد اور برجستگی ہے، خود تو نور صاحب عالم دین نہیں ہیں لیکن ان کے خاندان میں جن لوگوں نے ان کی پرورش کی ہے وہ تقریباً سبھی علم دین کی دولت سے مالا مال ہیں، یہ انہیں کی تربیت کا فیض ہے کہ خدا کا خوف، عشق رسول صحابہ کرام سے عقیدت اور اہل بیت اطہار سے والہانہ محبت کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے نعتیہ شاعری کو جزوجات سمجھتے ہیں حمد ونعت میں تمام مراتب کا خالص جال رکھتے ہیں۔

محترم نور صاحب لائق مبارکباد ہیں کہ ان کے اس مجموعۂ نعت ''نورٌ علی نور'' کا ایک شعر بھی ایسا نہیں جس پر شرعی قباحت کا گمان بھی ہو، اپنی بساط کے مطابق اس راستے پر محوسفر ہیں خدا ان کو منزل مقصود سے ہمکنار کرے۔ آمین۔

اپنے بارے میں

نور سلطانپوری

اللہ رب العزت کا احسان عظیم ہے کہ اس نے مجھے اپنے حبیب سرور کائنات کی امت میں پیدا کیا اور دین حقیقی پر چلنے کی توفیق عطا فرمائی، میں اپنے بارے میں بہت کچھ جانتا ہوں، دیکھئے قلم کے ذریعہ یہ سفر کہاں تک ممکن ہے۔

قصبہ حسن پور، سلطانپور کے ایک معزز ادبی اور دینی گھرانے میں میری ولادت ۶ رستمبر ۱۹۵۹ء کو ہوئی، میرے والد محترمی حاجی حافظ محمد رفیق انصاری صاحب نے میری تعلیم و تربیت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی میری والدہ محترمہ عظیمہ بیگم نے قرآن عظیم کی تعلیم اور بڑے والد مولوی محمد شفیق صاحب مرحوم (تایا جی) نے اردو کی تعلیم سے روشناس کیا۔ اس کے بعد کملا نہرو سائنس اینڈ ٹکنالوجی انسٹی ٹیوٹ آف سلطانپور سے بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد ایم اے کر رہا تھا کہ میرا سلیکشن پولیس سب انسپکٹر کورس میں جانے کیلئے ہو گیا۔ ۸۲۔۱۹۸۱ء کورس پورا ہونے کے بعد محکمہ پولیس میں سب انسپکٹر کی حیثیت سے اناؤ میں تعینات ہو گیا۔ تمام ڈپارٹمنٹل و سماجی اتار چڑھاؤ کے بیچ اناؤ کھیری، لکھیم پور، متھرا، کانپور نگر، کانپور دیہات میں متعدد مقامات پر تعیناتی رہی۔

۱۹۹۱ء میں میرے بڑے والد مولوی محمد شفیق صاحب مالک حقیقی سے جا ملے، اس حادثے کا مجھ پر بیحد اثر ہوا، ابھی تک ان کی یادوں میں غرق ہوں، گذشتہ دنوں ۱۴ اکتوبر ۲۰۰۷ء عین عید کے دن میرے والد گرامی حافظ حاجی محمد رفیق صاحب بھی بوقت عصر حرکت قلب بند ہو جانے سے اچانک ہم لوگوں سے رخصت ہو گئے، یہ دونوں حادثے میری زندگی کے اہم حادثے ہیں، میں جنہیں میں تا عمر فراموش نہیں کر سکتا۔

مجھے یاد ہے کہ میں جب ہائی اسکول میں زیر تعلیم تھا تبھی شعر کہنے لگا تھا، کھیری لکھیم پور میں ملازمت کے دوران محترم مشتاق لکھیم پوری کی قربت نے میرے ذوق شعری کو ابھارا اور انہوں نے نعت گوئی کی طرف مائل کر دیا۔ کچھ دنوں کے بعد میرا تبادلہ متھرا ہو گیا، ادبی ماحول نہ ملنے سے میں دھیرے دھیرے شاعری سے دور ہوتا گیا، لیکن شاعری کا جذبہ سینے میں پلتا رہا، جب کانپور آیا تو الحاج ضیا سلطانپوری کے ذریعے ۲۰۰۰ء میں میری ملاقات استاذ الشعراء محترم نصیر ناداںؔ سے ہوئی، مجھے ان کے حلقہ تلامذہ میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا، اس کے بعد میرے ذوق شعری کو جو توانائی عطا ہوئی اور کاروان شاعری نے جو روانی اختیار کی میں سوچ بھی نہیں سکتا کہ میں اتنے کم عرصے میں ایک مجموعۂ کلام کی اشاعت کے لائق ہو جاؤں گا۔ مجھے ان کی اصلاح سے جو حوصلہ ملا اس کیلئے میں تاحیات استاد محترم کا شکر گزار رہوں گا۔

میری نگاہ میں نعت کا ایک ایک لفظ عبادت کا درجہ رکھتا ہے۔ حضور مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت ہر مسلمان کا جزو ایمان ہے اور اسے اشعار کی شکل دینا ہی نعت ہے، میں یہ سوچ کر نعت کہنے کی کوشش کرتا ہوں کہ اگر ایک شعر بھی بارگاہ رسالت مآب میں مقبول ہو جائے تو میری بخشش کا ذریعہ ہو سکتا ہے، مجھے اپنی کم علمی اور کم فہمی کا شدید احساس ہے، مجھے دینی کتب اور علماء کی تقاریر سے جو علم حاصل ہوا ہے اس کی روشنی میں نعتیہ شاعری کہنے کی کوشش کرتا ہوں۔ میں کوئی مولوی یا عالم دین نہیں لیکن اولیاء اللہ کی محبت کی شمع جو میرے بزرگوں نے میرے دل میں روشن کر رکھی ہے میرے لئے اس سے بڑھ کیا اعزاز ہو سکتا ہے کہ دامن سرکار مدینہ سے وابستگی میری زندگی کا حسین سرمایہ ہے، ان کے نام نامی سے نسبت ہی میرے وجود کی گواہی ہے میں ہمہ وقت دعا کرتا ہوں کہ کم از کم ایک بار ہی اللہ رب العزت مجھے زیارت حرمین شریفین سے مستفیض فرمائے۔ میں اپنی بات ختم کرنے سے پہلے ان تمام

حضرات کا شکر گذار ہوں جنہوں نے میری نعتیہ شاعری پر اپنے گراں قدر تبصرے سے اس مجموعے کو زینت بخشی۔ میری مراد استاد محترم نصیر ناداںؔ، وحید سلونوی، عالم ہمیر پوری، زاہد کونچوی اور انور باندوی سے ہے۔

میں اپنے قصبہ حسن پور کے تمام بزرگوں جاں نواز دوستوں اور شہر کانپور کے ذی علم و ذی مرتبہ اہل قلم یعنی محترم عشرت ظفر، الحاج ناظر صدیقی، شاعر فتح پوری، ارشاد علمی کے حضور سلام عقیدت پیش کرتا ہوں۔ اور ان کی دعاؤں کا طالب ہوں۔ میرے خصوصی دوستوں میں جوہر کانپوری، صابر فریدی، الحاج ضیاء سلطانپوری، جمیل خیر آبادی، ظہیر کانپوری، حاجی رفیع اللہ، ارشاد کانپوری، عتیق فتح پوری، سعید اعظمی، حاجی عتیق احمد اور کمال وارثی، توقیر عالم نے قدم قدم پر میری حوصلہ افزائی کی، یہ سبھی حضرات میرے شکریے کے مستحق ہیں۔

جناب عبدالحلیم فیض آبادی اور مسرور بھائی کے لئے میرے دل میں بیحد محبت ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس مجموعے کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔

احقر

محمد مبشر انصاری 'نور سلطانپوری'

۳۸، میر پور کینٹ، کانپور

وہ طیب ہیں طاہر ہیں منصور ہیں
وہی تو چراغِ سرِ طور ہیں
یہ ثابت ہے اے نوؔر قرآن سے
نبی میرے ''نورٌ علیٰ نور'' ہیں

نوؔر سلطانپوری

حمد باری تعالیٰ

مربی ہے وہی سب کا وہی خلاق عالم ہے
وہ محسن ہے وہ مونس ہے وہ یاور ہے وہ ہمدم ہے

وہی اول وہی آخر اس کی ذات عالی ہے
کھلاتا ہے وہ پھولوں کو وہی گلشن کا مالی ہے

اسی کے حکم سے پیدا ہوئے جن و بشر سارے
طبق سارے فلک سارے جہاں کے بحر و بر سارے

وہی ستار ہے جبار ہے غفار ہے بیشک
وہی ظاہر وہی باطن وہی قہار ہے بیشک

کرم کرتا ہے وہ سب پر یہی اس کی کریمی ہے
چلاتا ہے وہ عالم کو یہی شان رحیمی ہے

نہو جو اس کی مرضی سانس لے سکتا نہیں کوئی
کسی کو بھی کوئی بھی چیز دے سکتا نہین کوئی

وہی طاقت بڑھاتا ہے وہ ہمت توڑ دیتا ہے
کرم کرتا ہے وہ ٹوٹے دلوں کو جوڑ دیتا ہے

جسے چاہے مکاں دیدے جسے چاہے جہاں دیدے
یہاں دیدے وہاں دیدے زمین و آسماں دیدے

زمیں اس کی زماں اس کا یہاں اس کا وہاں اس کا
جہاں میں ہے کہاں ایسا نہو جلوہ عیاں اس کا

خدا نے نور سے اپنے بنایا ہے محمد کو
کہ اک اک راز ربانی بتایا ہے محمد کو

وہی ہے قادر مطلق بڑی ہی شان والا ہے
اسی کی رحمتوں سے نوؔر کا بھی بول بالا ہے

دعا

الٰہی عطا ہوں وہ دن زندگی میں
رہوں غرق ہر وقت یادِ نبی میں

یہی آرزو ہے یہی ہے تمنا
مجھے موت آئے نبی کی گلی میں

الٰہی مسلماں کو توفیق دیدے
کرے فرق محسوس نیکی بدی میں

تو غفار و ستار و رازق ہے مولیٰ
اضافہ تو کر دے مری ہر خوشی میں

تو ظاہر میں بھی اور باطن میں بھی تو
ہے رنگت تری پھول میں ہر کلی میں

مناجات

ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں ہم دعا کے واسطے
ہم کو بھی صدقہ عطا ہو مصطفیٰ کے واسطے

پھر وہی ایمان کی طاقت عطا کر دے ہمیں
پھر سے غالب ہوں مسلماں مصطفیٰ کے واسطے

تا قیامت نام روشن ہو تمہارا مومنو!
ایسا بھی کچھ کام کر جاؤ خدا کے واسطے

یا الٰہی مغفرت کر تو مرے اجداد کی
بخش دے ان کو خدایا مصطفیٰ کے واسطے

ہے دعا یہ نور کی ہم دین پر قائم رہیں
ایسی طاقت دے خدا خیر الوریٰ کے واسطے

سب پھول پھل رہے ہیں سرکار کے کرم سے
گر کر سنبھل رہے ہیں سرکار کے کرم سے

نام و نشاں نہیں تھا پانی کا جس جگہ پر
چشمے ابل رہے ہیں سرکار کے کرم سے

یہ چاند اور سورج یہ آسماں پہ تارے
دن رات چل رہے ہیں سرکار کے کرم کے

شاہ و گدا تو آ کر اس در پہ جھک رہے ہیں
منگتے بھی پل رہے ہیں سرکار کے کرم سے

دیدار کا ہوں طالب دیکھا نہیں مدینہ
ارماں مچل رہے ہیں سرکار کے کرم سے

کیوں مرگ مومناں پر اس درجہ رو رہے ہو
بس گھر بدل رہے ہیں سرکار کے کرم سے

ادنیٰ سا معجزہ ہے خود اس کو دیکھئے تو
پتھر پگھل رہے ہیں سرکار کے کرم سے



ترے دل میں محبت کی کمی ہے
خدا جانے تو کیسا آدمی ہے

حبیب کبریا پر جو جان دیدے
حقیقت میں وہ سچا آدمی ہے

کسی بھی سمت نظریں تم اٹھاؤ
نبی کے نام ہی کی روشنی ہے

زمین و آسماں کیا چاند تارے
حقیقت میں خدائی آپ کی ہے

مٹائیں گے مجھے کیا نورؔ دشمن
خدا کے دوستوں سے دوستی ہے

مجھے جب بھی کبھی حج کا مہینہ یاد آتا ہے
کبھی کعبہ کبھی شہر مدینہ یاد آتا ہے

مدینے سے رسول پاک کا اک خاص رشتہ ہے
وہ جب بھی یاد آتے ہیں مدینہ یاد آتا ہے

مظالم سہہ کے بھی اپنے حریفوں کو دعائیں دیں
مجھے شاہ امم کا وہ قرینہ یاد آتا ہے

بجز اک کملی جس نے دین پر سب کچھ کیا قرباں
مجھے صدیق اکبر کا قرینہ یاد آتا ہے

مرے سینے میں اس دم ہوک سی اے نورؔ اٹھتی ہے
کبھی تنہائیوں میں جب مدینہ یاد آتا ہے

کر عطا یارب مجھے صدقہ رسول اللہ کا
خواب میں بھی دیکھ لوں جلوہ رسول اللہ کا

آسماں ہو یا زمیں چاہے عرب ہو یا عجم
بج رہا ہے ہر جگہ ڈنکا رسول اللہ کا

کیا ضروری ہے کہ پوچھیں دوسروں سے جا کے ہم
ہے عیاں قرآں سے جب رتبہ رسول اللہ کا

موت اس عالم میں مجھ کو لینے آئے کاش جب
سامنے نظروں کے ہو روضہ رسول اللہ کا

نورؔ سمجھو اس کو ہر نعمت جہاں کی مل گئی
دل سے جس نے پڑھ لیا کلمہ رسول اللہ کا

اگر بننا ہے کچھ تم کو بزرگوں کی ادا سیکھو
کسی کو ہاتھ دے کر تم فنا سیکھو بقا سیکھو

یہ دنیا چار دن کی ہے یہاں ہر چیز فانی ہے
یہاں رہنا ہے گر تم کو محبت کی ادا سیکھو

نہ جھکنے پائے سر تیرا کسی بھی غیر کے آگے
بچانے کیلئے ایماں بزرگوں کی ادا سیکھو

سنور جاتی ہیں تقدیریں بزرگوں کے وسیلے سے
چلو ان کے اصولوں پر ادا ان کی ذرا سیکھو

تمہیں پیری بھی آئے گی اجل بھی تم کو آئے گی
چمک اے نورؔ جس سے دل میں آئے وہ دعا سیکھو

کر لو کچھ تیاریاں دنیا سے جانے کیلئے
روز محشر کیلئے عقبیٰ بنانے کے لئے

قبر میں دینا پڑے گا خود تمہیں اپنا حساب
قبر میں کوئی نہ آئے گا بچانے کیلئے

غور سے پڑھئے اسے اور کیجئے اس پر عمل
یہ نہیں قرآن طاقوں میں سجانے کے لئے

زندگی تم کو عبادت کیلئے اللہ نے دی
مت اسے سمجھو کہ ہے دنیا بنانے کیلئے

نورؔ پابندی کرو ہر دم صلوٰۃ و صوم کی
حشر کے دن خود کو دوزخ سے بچانے کیلئے

تم شوق سے خدا کی عبادت کیا کرو
سلطان کائنات سے الفت کیا کرو

جب مفتیان شہر دیں فتویٰ جہاد کا
للہ تم نہ ایسے میں غفلت کیا کرو

ملتی ہے جن سے حق و صداقت کی روشنی
ایسے تمام لوگوں کی عزت کیا کرو

مقصد یہی ہے محفل عالم میں آنے کا
محبوب کبریا سے محبت کیا کرو

قرآن اور رسول کو جو مانتے نہیں
اے نوؔر ایسے لوگوں سے نفرت کیا کرو

نہ دولت نہ میں مال و زر چاہتا ہوں
مدینے کے شام و سحر چاہتا ہوں

جن آنکھوں نے دیکھا دیار مدینہ
میں ان عاشقوں کی نظر چاہتا ہوں

تمنا ہے اس راہ میں جان جائے
اسی واسطے میں وہ در چاہتا ہوں

بہت کر چکا سیر دنیا کی یارب
مدینے کا رنگیں سفر چاہتا ہوں

نہیں ہند میں نوؔر کا اب گزارا
مدینے میں چھوٹا سا گھر چاہتا ہوں

سلطان کائنات جدھر سے گزر گئے
ماحول خوشنما ہوا ذرے سنور گئے

جب عرش کی حدوں میں امام البشر گئے
اللہ کا کرم تھا کہ لمحے ٹھہر گئے

غصے کو ترک کر دیا اور کلمہ پڑھ لیا
تلوار لے کے ہاتھ میں جس دم عمر گئے

فتنے اٹھیں گے نجد سے جب آپ نے کہا
اس وقت اہل نجد کے چہرے اتر گئے

اے نور آستانِ شہہِ مشرقین پر
جبریل بھی جھکائے ہوئے اپنا سر گئے

یہ جان جگر میرا سب ان کی امانت ہے
آقا کے کرم سے ہی ایمان سلامت ہے

دنیا کی ہوس چھوڑو دنیا تو یہ فانی ہے
ہے موت مقابل میں اور پیچھے قیامت ہے

جنت میں وہ جائے گا آقا جسے چاہیں گے
سرکار کے ہاتھوں میں امت کی شفاعت ہے

دونوں میں کسی کو بھی اے مومنومت چھوڑو
یہ فرض عبادت ہے سنت بھی عبادت ہے

اے نور حقیقت میں دیوانہ آقا پر
اللہ کی رحمت ہے اللہ کی رحمت ہے

نظر جس سمت اپنی اٹھ رہی ہے
نبی کے جلووں کی ہی روشنی ہے

نبی کی ہمسری تو کر رہا ہے
غضب ہے تو بھی کیسا آدمی ہے

تجھے حاصل سبھی خوشیاں ہیں لیکن
فقط ایمان کی تجھ میں کمی ہے

نبی کو بھولا ہے رب کو ہے جانے
نبی کو ماننا بھی لازمی ہے

تمہارے واسطے ہے مرنا جینا
تمہارے واسطے یہ زندگی ہے

اسے سرکار کا صدقہ ہی سمجھو
تمہیں اے نورؔ جو نعمت ملی ہے

حجاج مدینے کا سفر دیکھ رہے ہیں
وہ اپنی محبت کا اثر دیکھ رہے ہیں

کب جھومتی آئیں گی مدینے سے بہاریں
ہم چاروں طرف آٹھوں پہر دیکھ رہے ہیں

محشر کے عذابوں کا ہمیں خوف ہو کیوں کر
اللہ کے محبوب کا در دیکھ رہے ہیں

نسبت ہے جنہیں سرور کونین سے بیشک
طیبہ کے وہی شام و سحر دیکھ رہے ہیں

اے نور در پاک سے قسمت ہے سنورتی
ہم اس لئے حسرت سے ادھر دیکھ رہے ہیں

اللہ کے نبی مرے آقا تمہیں تو ہو
منظلوموں بیکسوں کا سہارا تمہیں تو ہو

واللہ کیا ہے مرتبہ اے سید الانام
شاہ ہدیٰ ہو عرش کے دولہا تمہیں تو ہو

بھیجی گئی تھی روح جو آدم کے واسطے
اس نور اولیں کا اجالا تمہیں تو ہو

اس واسطے سناتا ہوں میں تم کو عرض غم
تسکینِ قلب و جاں کا ذریعہ تمہیں تو ہو

دونوں جہاں کو آپ سے ہی روشنی ملی
خیر البشر ہو نورِ سراپا تمہیں تو ہو

جنت سے کہیں اچھی تو طیبہ کی زمیں ہے
کہتے ہیں جسے خلد وہ جنت بھی یہیں ہے

تم پھولے سماتے نہیں اک چاند پہ جا کر
سرکار کے قدموں تلے تو عرش بریں ہے

منزل کیلئے بھٹکو نہ اے مومنو! دن رات
سرکار کے دربار سا در کوئی نہیں ہے

طیبہ کی طرف اس لئے ہم لوگ چلے ہیں
تقدیر سنورتی ہے وہاں ہم کو یقیں ہے

کن لفظوں سے تعریف کرے نوؔر وہاں کی
اس شہر مقدس کا ہر اک ذرہ حسیں ہے

ہم انہیں روح میں بسائیں گے
ان کی یادوں سے دل سجائیں گے

جن کو شاہ امم بلائیں گے
وہ مدینہ ضرور جائیں گے

اللہ اللہ کیا سماں ہو گا
ہم تو پھولے نہیں سمائیں گے

وہ بھی دن آئے گا جب آنکھوں سے
خاک اس در کی ہم لگائیں گے

ہم مدینہ اگر کبھی پہنچے
ان کی چوکھٹ پہ سر جھکائیں گے

چوم لیں گے نبی کی چوکھٹ کو
روضہ نظروں میں ہم بسائیں گے

مال و زر کی ہوس نہیں ہم کو
جادۂ حق پہ جاں لٹائیں گے

گر اجازت ملی تو اس در پر
نوؔر نعت نبی سنائیں گے

کوئی اس کی توقیر و عزت نہیں ہے
محمد سے جس کو محبت نہیں ہے

ہزاروں پیمبر زمانے میں آئے
کسی کی محمد سی سیرت نہیں ہے

جو کھاتے ہیں حق ہم پڑوسی کا اپنے
اسی واسطے گھر میں برکت نہیں ہے

وہ نار جہنم کا حقدار ہو گا
شہ دیں سے جس کو محبت نہیں ہے

غریبوں یتیموں کا حق کھانے والو!
یہ سلطان عالم کی سنت نہیں ہے

ہے شیریں بہت نوؔر نام محمد
کسی نام میں ایسی لذت نہیں ہے

ہر آن میں سرکار کا در ڈھونڈ رہا ہوں
میں طیبہ میں جانے کا ہنر ڈھونڈ رہا ہوں

جن آنکھوں نے دیکھا وہ در پاک مقدس
حجاج کی آنکھوں میں وہ گھر ڈھونڈ رہا ہوں

اللہ مدینے کی زیارت ہو میسر
میں اپنی وفاؤں میں اثر ڈھونڈ رہا ہوں

آقا کے تصور سے ہیں آراستہ نظریں
رحمت بھری آقا کی نظر ڈھونڈ رہا ہوں

دل کو مرے معراج کا انعام عطا ہو
میں ایسی عبادت کی سحر ڈھونڈ رہا ہوں

سرکار کی الفت سے دل جس کا منور ہے
اللہ کا پیارا ہے لاکھوں سے وہ بہتر ہے

سرکار کی عظمت سے جو ہو گیا وابستہ
وہ مرد مجاہد ہے اس دور کا رہبر ہے

سرکار کی سنت پر یہ عمر گزر جائے
بیشک یہ عبادت بھی ہر طرح سے بہتر ہے

سلطان دو عالم کو اپنا سا جو کہتا ہے
وہ لاکھ سہی عالم جاہل سے بھی بدتر ہے

اے نوؔر مدینے کی گلیوں کا سفر کر لو
وہ سامنے روضہ ہے سرکار کا وہ در ہے

خدا کے بعد محمد کا نام لیتے ہیں
جو اہل دیں ہیں خرد سے وہ کام لیتے ہیں

بروز حشر شفاعت کے واسطے آقا
تمہارا نام سبھی خاص و عام لیتے ہیں

سہارا جن کو نہیں ملتا بزم عالم میں
وہی حضور کے دامن کو تھام لیتے ہیں

خدا کی راہ میں جو لوگ ہوتے ہیں قرباں
بدست ساقیِ کوثر وہ جام لیتے ہیں

تمام بگڑے ہوئے کام بنتے ہیں اے نورؔ
رسول پاک کا جس وقت نام لیتے ہیں

جو روضے کو چھو کر ہوا آ رہی ہے
مرے دل کو رہ رہ کے تڑپا رہی ہے

الٰہی درِ پاک احمد دکھا دے
طبیعت بہت آج گھبرا رہی ہے

انہیں سے مجھے دولتِ حق ملے گی
مرے دل سے پیہم صدا آ رہی ہے

طلب گارِ رحمت ہوں یا شاہِ بطحیٰ
مجھے حرصِ دنیا کی بہکا رہی ہے

دکھا دیجئے نورؔ کو منزلِ حق
دلِ نورؔ سے یہ صدا آ رہی ہے

مختار دو جہاں شہ ابرار کے لئے
بے چین میری آنکھیں ہیں دیدار کے لئے

صدقے میں مصطفےٰ کے مجھے کیا نہیں ملا
الفاظ ملتے ہی نہیں اظہار کے لئے

چارہ گروں سے کہہ دو نہ زحمت کوئی کریں
خاک ان کے در کی کافی ہے بیمار کے لئے

جز اس کے دل میں میرے کوئی آرزو نہیں
صدقہ نبی کا چاہئے غم خوار کے لئے

ہو گی ضرور ان کو زیارت رسول کی
جو مضطرب ہیں احمد مختار کے لئے

مدینے کے شام و سحر میرے اللہ
ہوں اک روز پیش نظر میرے اللہ

ملائک بھی سر ہیں ادب سے جھکائے
دکھا دے مجھے ان کا در میرے اللہ

نہیں آتا مایوس جس در سے کوئی
دکھا دے مجھے بھی وہ گھر میرے اللہ

غریبوں کی جھولی بھری جا رہی ہے
ادھر بھی ہو بس اک نظر میرے اللہ

در پاک سرکار ہے جس کی منزل
عطا ہو مجھے وہ سفر میرے اللہ

چہرہ کوئی اس درجہ منور نہ ملے گا
آقا سے حسیں کوئی پیمبر نہ ملے گا

اس درجہ حسیں پاک بڑی دلکشی والا
طیبہ کے سوا کوئی بھی منظر نہ ملے گا

ہیں جتنے پیمبر سبھی با رتبہ ہیں لیکن
ان میں کوئی بھی شافع محشر نہ ملے گا

دنیا کے مسلمان جسے دیتے ہیں بوسہ
کعبے کے سوا وہ کہیں پتھر نہ ملے گا

تعمیر فرشتوں نے کیا ہے جسے اے نورؔ
کعبے کے سوا ایسا کوئی گھر نہ ملے گا

با ادب حاجیو مسکراتے چلو
دین کی راہ کو جگمگاتے چلو

السلام السلام السلام السلام
ان کے دربار میں گنگناتے چلو

وہ تو سنتے ہیں دل کی صدا مومنو!
حال دل مصطفےٰ کو سناتے چلو

مومنو! فرض و سنت قضا مت کرو
عاقبت اپنی پیہم بناتے چلو

مال و زر تم کو رب نے کیا ہے عطا
دین کی راہ میں بھی لٹاتے چلو

جو حق کی راہ سے غافل نہیں ہے
وہ انساں کچھ بھی ہو عاقل نہیں ہے

کرو تیاریاں عقبیٰ کی یارو
یہ دنیا آخری منزل نہیں ہے

اگر دل میں ہے تیرے عشق احمد
کوئی مشکل تری مشکل نہیں ہے

کرائیں گے شفاعت صرف آقا
یہ حق ہر ایک کو حاصل نہیں ہے

نہ ہو ذکر نبی اے نور جس میں
مری ہستی کی وہ منزل نہیں ہے

سرکار کے دیار کا نقشہ عجیب ہے
روضے سے عرش پاک کا زینہ قریب ہے

دیدار کے لئے مری آنکھیں ہیں اشکبار
گردش میں اب ستارہ ہے برہم نصیب ہے

اللہ جانتا ہے شہ دیں کا مرتبہ
سرکار کا حبیب ہی رب کا حبیب ہے

پا جاتا ہے نجات جہنم کی آگ سے
جو دین حق کی بزم کا ادنیٰ خطیب ہے

سرکار اپنے نورؔ پہ کر دیجئے کرم
کیسے مدینہ پہنچے یہ بیحد غریب ہے

از فرش تا بہ عرش یہ جو کائنات ہے
صدقے میں مصطفیٰ کے سبھی کی حیات ہے

دل کہہ رہا ہے اب یہیں ہو جاؤں میں نثار
پہنچا ہوں ان کے در پہ مقدر کی بات ہے

دنیا میں رہ کے اس کو کہاں خوف آخرت
اللہ کے حبیب کے جو ساتھ ساتھ ہے

میرا نہیں یہ قول رسول کریم ہے
ایمان لاؤ گے تو تمہاری نجات ہے

سرمایہ حیات مرا اور کچھ نہیں
اے نورؔ ان کا عشق فقط میرے ساتھ ہے

یا نبی آپ کے دربار میں آؤں کیسے
آپ کو حالِ دلِ زار سناؤں کیسے

نہیں اسباب کوئی در پہ پہنچنے کیلئے
زخم دل اپنا بھلا آ کے دکھاؤں کیسے

دن کسی طرح سے رو رو کے گذر جاتا ہے
کیسے کٹتی ہے شب ہجر بتاؤں کیسے

بیکسی میں مرے ہونٹوں پہ لگے ہیں تالے
قصۂ گردش حالات سناؤں کیسے

یا نبی اپنے ہی دامن میں چھپا لو مجھ کو
بے سہارا ہوں بھلا عمر بتاؤں کیسے

ٹھنڈی ہوا کے جھونکے طیبہ سے آرہے ہیں
ہر عاشقِ نبی کا دل گدگدا رہے ہیں

صدقہ مرے نبی کا ہر سمت بٹ رہا ہے
سرکار بیکسوں کی قسمت جگا رہے ہیں

سرکار دو جہاں کی رحمت کا یہ اثر ہے
تھوڑی سی زندگی میں عقبیٰ بنا رہے ہیں

جن کی دعائیں ان کی چوکھٹ پہ جا چکی ہیں
ان عاشقوں کی خاطر پیغام آرہے ہیں

اے نور بندۂ جو طیبہ میں جا چکے ہیں
آرام پا رہے ہیں تسکین پا رہے ہیں

مدینے کے بسا کر آنکھ میں منظر نکلتے ہیں
زیارت کیلئے حجاج جب باہر نکلتے ہیں

وہ روضہ ہے خدائے پاک کے محبوب کا لوگو
ملائک بھی وہاں پر با ادب ہو کر نکلتے ہیں

شہادت کی تمنا جن کو ہوتی ہے زمانے میں
ہمیشہ باندھ کر سر پر کفن باہر نکلتے ہیں

غلامان نبی جاتے ہیں جب تبلیغ کی خاطر
ہمیشہ ساتھ لے کر دین کے گوہر نکلتے ہیں

سزا اللہ ان کو نورؔ عبرت ناک دیتا ہے
برائے قتل و غارت کے جو خنجر نکلتے ہیں

شوق سے اے حاجیوں طیبہ کا منظر دیکھئے
سر جھکا کر با ادب سرکار کا در دیکھئے

آب زمزم نوش کرتے جایئے عرفات میں
حجر اسود چومئے اللہ کا گھر دیکھئے

پڑھتے رہئے سرور کونین پر ہر دم درود
اور پھر انعام اس کا روز محشر دیکھئے

جس نے کی گستاخیاں شاہ امم کی شان میں
زندگی اس کی ہوئی ہے بد سے بدتر دیکھئے

حق تعالیٰ آپ کو دے گا ہزاروں نعمتیں
راہ حق پر نوؔر مال و زر لٹا کر دیکھئے

نظر کے سامنے آقا کا گھر ہے
تخیل میں مدینے کا سفر ہے

نہ کیوں تقدیر پر اتراؤں اپنی
نبی کا روضہ ہے میری نظر ہے

مدینے کی زمیں جنت سے بہتر
مدینے کی تمنا سر بسر ہے

مرے سرکار کی اب بھی حکومت
جہاں میں ہر طرف شام و سحر ہے

سنور جاتا ہے اک پل میں مقدر
مرے سرکار کا ایسا وہ در ہے

رکھتے ہیں ذوق عشق جو میرے حضور سے
لبریز ان کا سینہ ہے ایماں کے نور سے

جو ہے نبی کا اس پہ خدا مہربان ہے
آواز آرہی ہے یہی کوہ طور سے

دامن میں ان کے آگئی ہر نعمت جہاں
وابستہ ہو گئے ہیں جو میرے حضور سے

محفوظ آفتوں سے رہیں مومنین سب
آؤ دعائیں مانگیں یہ رب غفور سے

اے رب کائنات کرم نوؔر پر بھی کر
شرمندہ ہر گھڑی ہے اپنے قصور سے

نبی سے جس کو الفت ہو گئی ہے
سر اوج اس کی قسمت ہو گئی ہے

شہ بطحیٰ کی سنت کی بدولت
ہمارے گھر میں برکت ہو گئی ہے

حرام اس پر ہوئی ہے نار دوزخ
جسے ان کی زیارت ہو گئی ہے

جدھر سرکار کی نظریں اٹھی ہیں
ادھر رحمت ہی رحمت ہو گئی ہے

نبی کے عشق میں نعتیں سنانا
مری اے نوؔر عادت ہو گئی ہے

بھونرے کو جتنا پیار ہے گلشن میں پھول سے
اس سے کہیں زیادہ ہے مجھ کو رسول سے

سورج ستارے چاند سبھی فیض پاتے ہیں
سلطان کائنات کے قدموں کی دھول سے

نعلین مصطفےٰ کی یہ قسمت تو دیکھئے
قدموں کو چومتا ہے بچا کر وہ دھول سے

اے ماؤں، بہنوں، بیٹوں اللہ کے لئے
درس حیا بھی سیکھو جناب بتول سے

اے نوؔر ہوں گے خلد بریں کے وہ مستحق
جن کے دلوں میں عشق ہے آل رسول سے

آستان حبیب خدا مل گیا
خلد میں جانے کا راستہ مل گیا

جس کو ایماں ملا جس کو قرآں ملا
زندگانی کا اس کو مزا مل گیا

کہتی ہے مجھ کو دنیا غلام نبی
ان کے صدقے میں یہ مرتبہ مل گیا

ان کے صدقے میں ایماں کی دولت ملی
ان کی الفت کا مجھ کو صلا مل گیا

میرے سرکار کا یہ کرم دیکھئے
نوؔر کو نور کا کچھ پتہ مل گیا

شہنشاہ دو عالم کا اگر دیدار ہو جائے
قسم اللہ کی بیڑا ہمارا پار ہو جائے

تمنا ہے گذارش ہے دعا ہے یا شہ بطحیٰ
مدینے جانے کا حاصل شرف اک بار ہو جائے

جسے بھی موت آجائے مرے آقا کی چوکھٹ پر
قسم اللہ کی جنت کا وہ حق دار ہو جائے

پکڑلیں دین کی رسی اگر ارباب حق مل کر
ہر اک منصوبہ اہل کفر کا بیکار ہو جائے

بس اتنی آرزو ہے خاتمہ ہو دین وایماں پر
بوقت نزع شاہ بطحیٰ کا دیدار ہو جائے

نعت سرکار اس دل کو سجاتے رہے
اپنے اللہ کا فرمان نبھاتے رہے

قول سرکار پہ قرآن پہ ایمان رہے
کیا فرائض کے ہیں معیار بتاتے رہے

گر پہنچ جائیں کبھی آپ در آقا پر
جھوم کر آپ وہاں نعت سناتے رہے

منزل حق سے کوئی دور نہ جانے پائے
جام عرفاں کا انہیں اور پلاتے رہے

نوؔر اللہ عطا کرتا ہے جس کو انعام
راستہ بس وہی دنیا کو دکھاتے رہے

کوئی جواب ہی نہیں اس بے مثال کا
خورشید بھی ہے عکس نبی کے جمال کا

رک روز عاقبت مری بن جائے گی ضرور
صدقہ جو مل گیا مجھے حضرت بلال کا

جب غار ثور میں مرے سرکار آئے تھے
اک پل میں پردہ پڑ گیا مکڑی کے جال کا

سرکار کی نظر میں وہ سب سے بخیل ہے
صدقہ نہیں نکالتا جو اپنے مال کا

سرکار کا ہے مرتبہ قرآن سے عیاں
نکتہ کوئی رہا ہی نہیں قیل و قال کا

سرکار کے غلام جناب بلال تھے
میں نور ہوں غلام جناب بلال کا

سناؤ مجھے پھر مدینے کی باتیں
نبی کے اصولوں پہ جینے کی باتیں

یہ محفل ہے سلطان کون و مکاں کی
یہاں کیجئے بس قرینے کی باتیں

کرو ذکر آقا سے پُر نور سینہ
نبی کو ہیں معلوم سینے کی باتیں

نبی کی بدولت خدا مل گیا ہے
بھلا دیجئے ہر دفینے کی باتیں

ستائے اگر تشنگی نور تم کو
کرو جام کوثر کے پینے کی باتیں

ایمان ہے نبی پہ میں رہتا ہوں شان سے
صدقے میں ان کے جیتا ہوں میں آن بان سے

سرکار کے کرم سے یہ لکھی ہے نعت پاک
طیبہ میں میں سناؤں گا اپنی زبان سے

سرکار پہنچے اس کی عیادت کے واسطے
کوڑا جو پھینکتی رہی اپنے مکان سے

دیدار مصطفےٰ سے بھی محظوظ ہوتے تھے
روح الامین آتے تھے جب آسمان سے

کثرت کے ساتھ کیجئے ذکر رسول پاک
رہنا ہے گر جہان میں امن و امان سے

کرتے ہیں زندگی میں جو عزت رسول کی
ہوتی ہے ان پہ چشم عنایت رسول کی

دل میں تو مرے بھر دے محبت رسول کی
یا رب عطا ہو مجھ کو زیارت رسول کی

قربان کیوں نہ جاؤں رسول کریم پر
لازم خدا نے کی ہے اطاعت رسول کی

تم کو اگر یقیں نہ ہو خود پڑھ کے دیکھ لو
ظاہر کلام حق سے ہے عظمت رسول کی

سنت پہ ان کی کر کے عمل تم سمیٹ لو
ہر ایک سمت پھیلی ہے رحمت رسول کی

اے نورؔ اب تو چھوڑ دو دنیا کی خواہشیں
جنت میں لے کے جائے گی الفت رسول کی

ہم در مصطفےٰ پہ جائیں گے
سر عقیدت سے ہم جھکائیں گے

نام خیر الوریٰ کے صدقے میں
آخرت کو بھی ہم سجائیں گے

اے جہاں والو! یہ یقیں رکھو
میرے آقا ہی بخشوائیں گے

در آقا پہ ہم دعا کر کے
اپنی قسمت کو جگمگائیں گے

روز محشر کی نورؔ فکر نہیں
نار دوزخ سے وہ بچائیں گے

دکھا دے الٰہی وہ دربار عالی
محمد کا روضہ وہ منارو جالی

جہاں پر فرشتے مؤدب کھڑے ہیں
مدینے کی ہر ایک شئے ہے نرالی

در مصطفٰے سے ملے بھیک یارب
مرادوں سے دامن ہمارا ہے خالی

جہاں غمزدوں کی سنورتی ہے قسمت
اسی در کے واللہ ہم ہیں سوالی

مجھے نوؔر ہر چیز سے ہے محبت
مدینے کی گلیاں وہ غنچے وہ ڈالی

نگاہوں میں جب سے بسا ہے مدینہ
بہر سو نظر آرہا ہے مدینہ

زمین عرب پر برستی ہے رحمت
سبھی نعمتوں سے سجا ہے مدینہ

جہاں پر ملائک جبیں ہیں جھکاتے
وہی شہر جنت نما ہے مدینہ

درِ مصطفیٰ پر وہ جائیں گے اک دن
مقدر میں جن کے لکھا ہے مدینہ

وہاں خاک پائے شہ انبیاء ہے
ہر اک رنج و غم کی دوا ہے مدینہ

دور ہے شہر مدینہ کیا کروں
ہو گیا دشوار جینا کیا کروں

سر پہ طوفان الم انگیز ہے
ڈوبنے کو ہے سفینہ کیا کروں

صرف خاک طیبہ مجھ کو دیجئے
لے کے میں کوئی نگینہ کیا کروں

دور کر دے جو مجھے ایمان سے
دوستو! ایسا خزینہ کیا کروں

نوؔر کو شہر نبی میں لے چلو
چاک دل اور چاک سینہ کیا کروں

خوشبو کا گزر ہوتا ہے اس راہ گزر سے
سرکار دو عالم مرے گزرے ہیں جدھر سے

میں عاشق سرکار ہوں یہ مجھ کو یقیں ہے
سرکار بچائیں گے مجھے نار سقر سے

دنیا تو کیا عقبیٰ بھی سنور جائے گا بیشک
مل جائے اگر بھیک مجھے آپ کے در سے

اک لمحے میں بگڑی ہوئی تقدیر سنور جائے
سرکار اگر دیکھ لیں رحمت کی نظر سے

میں نعمت کونین اسے سمجھوں گا اے نورؔ
صدقہ جو عطا ہو مجھے سرکار کے در سے

کتنا پیارا پیارا ہے وہ روضہ میرے آقا کا
چاند ستارے مانگ رہے ہیں صدقہ میرے آقا کا

فرش زمیں سے عرش بریں تک ان کے جیسا کوئی نہیں
ماہ مبیں سے زیادہ روشن چہرہ میرے آقا کا

جس سے میرے آقا راضی اس سے مولیٰ راضی ہے
دنیا میں کیا سمجھے کوئی رتبہ میرے آقا کا

اس کا ٹھکانا جنت میں ہے نار سقر ہے اس پہ حرام
جس مومن نے دیکھا ہے وہ جلوہ میرے آقا کا

رتبہ ان کا سب سے عالی نورؔ ہے ان کی شان عظیم
قرآں میں ہے ورق ورق پر چرچہ میرے آقا کا

آقا کی سنت پہ چلا دے یا مولیٰ
مجھ کو سیدھی راہ دکھا دے یا مولیٰ

رنج و الم کی ہر سو بدلی چھائی ہے
تو میری تقدیر جگا دے یا مولیٰ

دنیا کی لذت میں کھویا رہتا ہوں
عقبیٰ کا سامان دلا دے یا مولیٰ

یاد نبی میں ہر پل روتا رہتا ہوں
جلوہ آقا مجھ کو دکھا دے یا مولیٰ

نوؔر کے دل میں صرف یہی اک خواہش ہے
گنبد خضرا مجھ کو دکھا دے یا مولیٰ

زمیں سے عرش اعلیٰ تا بہ لامکاں پہنچے
جہاں خیال نہ پہنچا نبی وہاں پہنچے

وہاں وہاں کی فضا ہوگئی ہے خوشبو دار
قدم حضور کے یارو جہاں جہاں پہنچے

کلام ربی سے ظاہر ہے عظمت آقا
نہ پوچھو مجھ سے کہ سرکار کب کہاں پہنچے

یہ معجزہ جو نہیں ہے تو اور پھر کیا ہے
ذرا سی دیر میں سرکار لامکاں پہنچے

بلندیوں پہ ہو اے نورؔ میری قسمت بھی
نبی کے سامنے جو میری داستاں پہنچے

دل پر اپنے پتھر رکھ کر اس کو یہ سمجھاؤں گا
اپنے نبی کے صدقے میں کل میں بھی مدینہ جاؤں گا

شاہ امم کے نقش قدم پر اپنے سر کو جھکاؤں گا
سونے کی جالی کو پکڑ کر نعت نبی میں سناؤں گا

مجھ پہ مظالم کرنے والو اتنا تم بھی یاد رکھو
آئیں گے وہ میری مدد کو جب بھی ان کو بلاؤں گا

مجھ کو ہو دیدار نبی کا ایسی کوئی رات ملے
دنیا سے کرلوں جو کنارا ان کو یہاں پھر پاؤں گا

نوؔر نبی کی الفت میں ہو جاؤں گا دیوانہ میں
ان کو میں اپنا سمجھوں گا ان کا ہی کہلاؤں گا

مجھ کو سرکار کا دیوانہ بنا دے مولیٰ
ان کا جلوہ فقط اک بار دکھا دے مولیٰ

اپنے سرکار کے قدموں میں شب و روز جیوں
ان سے الفت کا مجھے کچھ تو صلا دے مولیٰ

میں دعا مانگتا رہتا ہوں یہی شام و سحر
اپنے محبوب کا دیدار کرا دے مولیٰ

آبرو دین حقیقی کی بچانے کے لئے
کفر کا نام زمانے سے مٹا دے مولیٰ

در پہ سرکار کے جس وقت قیام اپنا ہو
زندگی نور کی اس وقت گھٹا دے مولیٰ

جو ان کے در پہ میں جاؤں بہت خوشی ہو گی
یہ سوچتا ہوں میں کب میری حاضری ہو گی

بس ان کے در پہ نہ پہنچا تو یہ خیال آیا
ضرور مجھ میں ہی کوئی کہیں کمی ہو گی

حضور قبر میں تشریف لائیں گے جس دم
بڑی سہانی حقیقت میں وہ گھڑی ہو گی

ضرور چمکے گا اس کا ستارۂ قسمت
جسے نصیب شہ دیں کی رہبری ہو گی

جہاں جہاں بھی دو عالم میں نور پھیلا ہے
ضرور آپؐ کے جلوؤں کی روشنی ہو گی

گلوں میں رنگ مہک اور تازگی آئی
حضور آئے تو دنیا میں دلکشی آئی

رسول پاک کے الطاف بیکراں کے طفیل
ہمارے سینوں میں تنویر بندگی آئی

عمر جو دائرۂ حق میں ہو گئے شامل
رسول پاک کے چہرے پہ تب خوشی آئی

منافقین پہ بھی ان کا لطف ہے لوگو!
یہ دیکھو دینے میں ان کے کہاں کمی آئی

انہیں کے صدقے میں اے نوؔر دل ہے تابندہ
انہیں کے صدقے میں تسکین زندگی آئی

جس نے شاہ امم کو پکارا نہیں
اپنی دنیا کو اس نے سنوارا نہیں

اے دل مضطرب چل مدینے کو چل
ہند میں اب تو اپنا گذارا نہیں

کہہ رہا ہے خدا صاف قرآن میں
جو نبی کا نہیں وہ ہمارا نہیں

یہ خدا کا کرم اور احسان ہے
غیر معبود کو جو پکارا نہیں

نورؔ پر ہو کرم کی نظر یا خدا
بن ترے کوئی اس کا سہارا نہیں

نصیب والے ہیں آئے ہیں جو مدینے سے
عوام ان کو لگائے ہیں اپنے سینے سے

خدا نے بخشی ہے توفیق جن کو دنیا میں
نبھا رہے ہیں وہ سنت بڑے قرینے سے

گلاب و مشک ہو عنبر ہو یا ہو پھول کوئی
مہک ملی ہے سبھی کو ترے پسینے سے

دیدارِ شہ دیں کی دعا مانگ رہا ہوں
میں اپنی محبت کا صلہ مانگ رہا ہوں

جن راہوں پہ اللہ کا انعام و عطا ہے
ان راہوں کا مولیٰ سے پتہ مانگ رہا ہوں

دنیا کی ہواؤں کی نہیں مجھ کو تمنا
طیبہ سے جو آئے وہ ہوا مانگ رہا ہوں

میں دولت کونین کی خواہش نہیں رکھتا
سرکار کے قدموں میں جگہ مانگ رہا ہوں

اے نوؔر مقدر مرا چمکے گا یقیناً
آقا کے وسیلے سے دعا مانگ رہا ہوں

آج ہم جا نہ پائے تو کل جائیں گے
دیکھنا طیبہ ہم سر کے بل جائیں گے

گر عطا ہو مجھے صدقہ حسنین کا
پھر مصیبت کے لمحات ٹل جائیں گے

اے دل مضطرب اتنا حیراں ہے کیوں
نام جب ان کا لیں گے سنبھل جائیں گے

عظمت مصطفیٰ کے جو منکر ہیں وہ
دیکھنا نار دوزخ میں جل جائیں گے

اپنی بخشش کی خاطر سر حشر ہم
نورؔ قدموں پہ ان کے مچل جائیں گے

نقوش کفر جہاں سے ہمیں مٹانا ہے
چراغ وحدت و عرفان کا جلانا ہے

جو آپ میرے ہیں آقا مرا زمانہ ہے
بغیر آپ کے میرا کہاں ٹھکانہ ہے

سلام پڑھتا ہوں تم پر درود پڑھتا ہوں
یہی وظیفہ ہے میرا یہی ترانہ ہے

کبھی وہ زیست میں گمراہ ہو نہیں سکتے
دلوں میں جن کے نہاں علم کا خزانہ ہے

جہاں میں تو رعمل کر کے ان کی سنت پر
کبھی اصول فرائض ہمیں نبھانا ہے

شکر ہے آپ کا آسرا مل گیا
راہ حق مل گئی اور خدا مل گیا

انسیت کیا بڑھی آپ کی ذات سے
مجھ کو جینے کا ایک حوصلہ مل گیا

مجھ کو ایماں ملا مجھ کو قرآں ملا
جو تمنا تھی اس کے سوا مل گیا

زندگی کا سفر پر خطر تھا مگر
صدقے میں آپ کے راستہ مل گیا

در بدر نور ہم کو بھٹکنا نہیں
ہم کو اسلام کا پیشوا مل گیا

جو لب پہ ذکر حبیب ہوتا
تو روشن اپنا نصیب ہوتا

اگر نہ تشریف لاتے آقا
ہر ایک منظر عجیب ہوتا

اگر نگاہ کرم وہ کرتے
بلند اپنا نصیب ہوتا

جو حق پرستی کا ہوتا جذبہ
تو بچہ بچہ خطیب ہوتا

وہیں پہ اے نوؔر مرتے جیتے
اگر مدینہ قریب ہوتا

الفت رسول پاک کی جب تیرے پاس ہے
اے مرد نوجواں تو بھلا کیوں اداس ہے

اللہ کی رضا ہے رضائے رسول میں
پھر مال و زر کی کیوں تجھے اس درجہ پیاس ہے

ہم کو جلائے نارِ سقر کی کہاں مجال
پروانۂ نجات غلاموں کے پاس ہے

ہم آخرت کے خوف سے بیگانہ ہو گئے
ہم کو تو روز حشر فقط ان کی آس ہے

عشق رسول پاک میں روتا ہوں روز و شب
منزل تو میری نورؔ مدینے کے پاس ہے

مدت سے ہے یہ نور مرے دل کی آرزو
اپنے رسول پاک کے ہو جاؤں روبرو

کتنے ہی لوگ جاتے ہیں ہر روز طیبہ میں
مجھ پر بھی ہو کرم تو میں ہو جاؤں سرخرو

مسجد میں جب بھی جایئے لازم ہے آپ پر
قبل از نماز کیجئے اچھی طرح وضو

دنیا میں ظالموں کی طرح گر رہو گے تم
تم پر ہنسیں گے دوست تمہارے ہوں یا عدو

کوشش یہ نورؔ کیجئے پڑھتے ہوئے نماز
دل میں خیال دنیا کا آئے نہیں کبھو

اگر مدینے میں میرا قیام ہو جائے
تو اپنے دل کی تمنا تمام ہو جائے

یہی ہے آرزو دل کی یہی تمنا ہے
درِ حبیب پہ میرا سلام ہو جائے

مٹا دو خود کو رسول امم کی سنت پر
کہ جس سے تم پہ جہنم حرام ہو جائے

مرے لئے یہی بخشش کا اک سہارا ہے
مرا نبی کے غلاموں میں نام ہو جائے

حضور کہہ دیں اگر نوؔر ہے غلام مرا
تو بالیقیں مرا محشر میں کام ہو جائے

نبی کی یاد میں ہر پل جو ڈوبے رہتے ہیں
لبوں سے کچھ نہیں کہتے نظر سے کہتے ہیں

سکون قلب نہیں اب کسی طرح مجھ کو
تمہاری یاد میں آنکھوں سے اشک بہتے ہیں

تمہارے جلوؤں پہ آقا نثار ہو جاؤں
تڑپ تڑپ کے یہ آنسو حضور کہتے ہیں

نظارہ آپ کا ہو جائے آرزو ہے یہی
جہاں میں جیتے ہیں صدمے ہزار سہتے ہیں

نہیں ہے نورؔ کو تسکین قلب طیبہ میں
بلا لو آنکھ سے آنسو ہمارے بہتے ہیں

ہر سو دیکھو دھوم مچی ہے عالم میں
آمنہ بی کی گود سجی ہے عالم میں

رشک کریں سب حور و ملائک دھرتی پر
اللہ اللہ کیسی خوشی ہے عالم میں

میرے نبی کے پاؤں پڑے جب دھرتی پر
نور سے یہ پر نور ہوئی ہے عالم میں

یہ سارا احسان ہے میرے آقا کا
جس نے میری لاج رکھی ہے عالم میں

سنت پر سرکار کی چلنے والوں کو
جنت کو سوغات ملی ہے عالم میں

سینے میں جس کے ہو گی محبت رسول کی
اس کو نصیب ہو گی شفاعت رسول کی

اے مومنو! نہ چھوڑو کبھی دامن رسول
جنت میں لے کے جائیگی چاہت رسول اللہ کی

امت کو کیوں نہ ان کی محبت پہ ناز ہو
امت پہ آج بھی تو ہے شفقت رسول کی

یہ بھی کرم ہے میرے رسول کریم کا
جنت میں پہلے جائے گی امت رسول کی

اے نور اپنا عقبیٰ بنانے کے واسطے
دل سے لگاؤ اپنے محبت رسول کی

شیرینی خلوص ہے جن کی زبان میں
اللہ ان کو رکھتا نہیں امتحان میں

طیبہ کی جیسی کوئی مقدس جگہ نہیں
آقا کے جیسا در نہیں کوئی جہان میں

سرکار کے طفیل سے مقبول ہوتی ہے
مانگے دعا کوئی بھی کسی بھی زبان میں

رحمت خدا کی ہوتی ہے برکت کیساتھ ساتھ
مہمان کو بسایئے اپنے مکان میں

میدان حشر میں کبھی دولت نہ دے گی ساتھ
رہئے نہ آپ نورؔ کسی بھی گمان میں

مدینے کو جاؤ دعا ہے ہماری
مقدر بناؤ دعا ہے ہماری

جھکا دو جبیں کو درِ مصطفیٰ پر
نہ ہرگز اٹھاؤ دعا ہے ہماری

خدا اور نبی کی عنایت ہو تم پر
سدا مسکراؤ دعا ہے ہماری

درِ مصطفیٰ پر فسانہ غموں کا
کبھی تم سناؤ دعا ہے ہماری

درِ مصطفیٰ پر مرے حق میں کہنا
اسے بھی بلاؤ دعا ہے ہماری

ہر وقت صدا آتی ہے عرش کے زینے سے
مہکا ہے جہاں سارا آقا کے پسینے سے

دیوانہ ہوا جب سے سرکار دو عالم کا
آتی ہے ہوا مجھ کو ہر روز مدینے سے

جب عشق ستاتا ہے دیدار نہیں ہوتا
اک ہوک سی اٹھتی ہے اس دم مرے سینے سے

دنیا ہمیں کیا دے گی یہ ایک حقیقت ہے
جو کچھ ہمیں ملتا ہے ملتا ہے مدینے سے

اے باد صبا جا کر کہنا درِ اقدس پر
وابستہ مجھے کر لیں سرکار مدینے سے

صدقہ علی کا دیدے محمد کا پیار دے
اے رب دو جہاں مری قسمت سنوار دے

جلوہ نبی کا دیکھوں میں ہر وقت ہر گھڑی
آنکھوں کو میرے نور وہ پروردگار دے

سرکار دو جہاں کے تصدق میں اے خدا
بار گناہ اب مرے سر سے اتار دے

ہو حاضری حرم میں مدینے کی دید ہو
ایسا حسین موقع مجھے بار بار دے

ہر مشکل حیات میں ثابت قدم رہے
اس نورؔ خستہ حال کو صبرو قرار دے

لبوں پہ جن کے محمد کا نام ہوتا ہے
دیار خلد میں ان کا مقام ہوتا ہے

حرام نار سقر اس پہ ہوتی ہے بیشک
مرے حضور کا جو بھی غلام ہوتا ہے

مدینے جانے کا ملتا ہے جس بشر کو شرف
ہر اک نگاہ میں وہ نیک نام ہوتا ہے

انہیں کے ہاتھ سے ملتی ہیں نعمتیں ہم کو
انہیں کے صدقے میں ہم سب کا کام ہوتا ہے

بوقت شام نہیں ڈوبتا کبھی سورج
فدائے حضرت خیر الانام ہوتا ہے

وہ شمس ہو کہ ستارے ہوں یا قمر اے نوؔر
سفر وہیں پہ سبھی کا تمام ہوتا ہے

مال و دولت کے لئے اور نہ حکومت کیلئے
ہم کو اللہ نے بھیجا ہے عبادت کیلئے

مجھ کو دنیا کے ستم گاروں کا کچھ خوف نہیں
میرا اللہ ہی کافی ہے عبادت کیلئے

یا خدا یہ میری مقبول دعا ہو جائے
گھر سے نکلا ہوں مدینے کی زیارت کیلئے

کاش اس بات کا احساس ہمیں ہو جائے
ظلم کتنے سہے سرکار نے امت کیلئے

کوئی لمحہ بھی گزارو نہ کبھی غفلت میں
آؤ ہم سجدہ کریں روح کی لذت کیلئے

سرکار کی رحمت کی نظر سب کیلئے ہے
وہ ہو کہ ادھر یا ہو ادھر سب کیلئے ہے

جنت سے ہے بہتر در سلطان دو عالم
طیبہ کی ہر اک شام و سحر سب کیلئے ہے

ملتی ہے جہاں بھیک ہر اک شاہ و گدا کو
سلطان دو عالم کا وہ در سب کیلئے ہے

چھوڑو نہ کبھی مومنو اخلاص کا دامن
ایمان کی یہ راہگزر سب کیلئے ہے

اے نور ازل تا بہ ابد سارے جہاں میں
آقا کی عنایت کی نظر سب کیلئے ہے

ادھر اور ادھر ہم جدھر دیکھتے ہیں
کریمی کا ان کی اثر دیکھتے ہیں

جدھر ہوتی ہیں سرور دیں کی نظریں
ملائک بھی سارے ادھر دیکھتے ہیں

بلندی پہ ہوتا ہے جن کا ستارا
مدینے کے شام و سحر دیکھتے ہیں

جو عشق شہنشاہ ﷺ میں گم ہیں
وہی ایک دن ان کا گھر دیکھتے ہیں

ادھر ہوتی ہے بارش نور و رحمت
جدھر بھی شہ بحر و بر دیکھتے ہیں

جو عشق شہ دیں میں کھوئے ہوئے ہیں
وہی خواب میں ان کا در دیکھتے ہیں

وہ اے نوؔر خوش بخت ہوتے ہیں بیشک
جو طیبہ کے شام و سحر دیکھتے ہیں



نبی کے عشق سے سینہ اگر معمور ہو جائے
یقیناً زندگی سے ظلمت غم دور ہو جائے

جھکا دو اپنی پیشانی خدا کے سامنے ایسے
کہ شیطاں بھاگنے کو آپ ہی مجبور ہو جائے

ملے گی اسکو ہر منزل محمد کے وسیلے سے
مگر یہ شرط اول ہے بدی سے دور ہو جائے

خدا کرتا ہے فضل خاص اپنے ایسے بندے پر
رسول پاک کی سنت پہ جو مامور ہو جائے

بنوں سرکار کا خادم رہوں طیبہ کی گلیوں میں
الٰہی صدقے میں ان کے یہ خاکی نور ہو جائے

محفوظ ترے دل میں جو قرآن رہے گا
واللہ سلامت ترا ایمان رہے گا

سرکار کی رحمت پہ یقیں ہے سر محشر
بخشش کا مرے ساتھ میں سامان رہے گا

جس شخص کا ایمان نہیں ہوگا خدا پر
تا عمر وہ انسان پریشان رہے گا

ہے مجھ کو یقیں آتش دوزخ میں جلے گا
بنکر جو یہاں بندۂ شیطان رہے گا

معبود نہیں کوئی سوا قادر مطلق
یہ نور ہمیشہ مرا ایمان رہے گا

آغاز بندگی کریں حمد وثناء سے ہم
رب کی رضائیں مانگ لیں اپنے خدا سے ہم

روز جزا کی فکر ہو دنیا کے ساتھ ساتھ
کرتے ہیں یہ گزارشیں اہل وفا سے ہم

احسان ہو گا یہ بھی رسول کریم کا
جائیں گے خلد میں بھی جو راہ خدا سے ہم

جب دل نے ان کو رہنما اپنا بنا لیا
حاصل کریں گے منزلیں ان کی رضا سے ہم

نور نبی کے صدقے میں اے نور دیکھنا
اک روز فیض پائیں گے خاک شفا سے ہم

چلو طیبہ عقبیٰ بنانے چلیں
کہ سویا مقدر جگانے چلیں

یہاں ہند میں جو اٹھاتے ہیں غم
درِ مصطفٰے پر سنانے چلیں

جہاں کفر کے ہیں اندھیرے وہاں
چلو شمع ایماں جلانے چلیں

درِ پاک سلطان عالم پہ ہم اب
خطاؤں کو ہم بخشوانے چلیں

ملے گا خدا بھی بفضل نبی
یہ بات آج سب کو بتانے چلیں

نظروں میں مری ہر گھڑی سرکار کا در ہو
وہ شام کا ہو وقت کہ وہ وقت سحر ہو

ہے دل میں یہی ایک تمنا یہی خواہش
اس شہر مقدس میں کہیں میرا بھی گھر ہو

دنیا میری جانب سے عقیدت سے سلامی
اے باد صبا کوئے نبی میں جو گزر ہو

مدت سے دعا مانگ رہا ہوں میں خدا سے
وہ دن بھی کبھی آئے مدینے کا سفر ہو

ممکن ہی نہیں آئے کوئی اس پہ مصیبت
جس شخص پہ سرکار کی رحمت کی نظر ہو

جس سمت نظر اٹھے مدینہ نظر آئے
اے کاش دعاؤں میں مری اتنا اثر ہو

سرکار کی تعظیم کا عرفان نہیں ہے
کیا دل میں ترے عظمت قرآن نہیں ہے

گر دل میں نہیں الفت سرکار مدینہ
مومن تری کوئی کہیں پہچان نہیں ہے

سرکار دو عالم کی جو سنت سے ہے غافل
کیا دل میں ترے جذبۂ ایمان نہیں ہے

آنکھوں کو عطا ہو مری دیدار نبی کا
اس کے سوا دل میں کوئی ارمان نہیں ہے

قرآن کی آیات ہیں جس سینے میں محفوظ
آباد ہے وہ نور سے ویران نہیں ہے

میں بھی در حبیب پہ جاؤں گا ایک دن
زخموں کو ان کے در پہ دکھاؤں گا ایک دن

دنیا و آخرت کو سجانے کے واسطے
یاد نبی سے دل کو سجاؤں گا ایک دن

وقت جہاد آگیا گر میری زیست میں
راہ خدا میں سر کو کٹاؤں گا ایک دن

شاہ امم کے صدقے میں اک روز دیکھنا
میں ظلمتیں جہاں سے مٹاؤں گا ایک دن

اے نورؔ ان کی ذات پہ مجھ کو یقین ہے
میں اپنی زندگی کو سجاؤں گا ایک دن

ان کی رحمت سے قسمت سنور جائے گی
اے سوالی تری جھولی بھر جائے گی

بخش دے گا خدا اس گنہگار کو
میرے آقا کی جس پر نظر جائے گی

جب اٹھے گی شہ دیں کی چشم کرم
زندگانی یقیناً سنور جائے گی

راہ حق سے اگر ہم بھٹک جائیں گے
سوچئے نسل مومن کدھر جائے گی

جیتے جی گر مدینہ نہ پہنچا تو کیا
روح تو میری طیبہ نگر جائے گی

جو دامان خیر الوریٰ چاہتے ہیں
وہی خلد کا راستہ چاہتے ہیں

نہیں چاہیے ہم کو دنیا کی دولت
در پاک شاہ ہدیٰ چاہتے ہیں

سنور جائے جس سے مقدر ہمارا
الٰہی وہی کیمیا چاہتے ہیں

عقیدت ہے ہم کو شفیع الامم سے
فقط ان کا ہی آسرا چاہتے ہیں

تمہاری بدولت ملا ہم کو سب کچھ
کہیں کیا کہ ہم تم سے کیا چاہتے ہیں

زمانے میں رسوا بہت ہو چکے ہیں
کہ نورؔ ان کا اب آسرا چاہتے ہیں

گر مدینے کی دید ہو جائے
ہم غریبوں کی عید ہو جائے

جس کو مل جائے آستان رسول
زندگی وہ سعید ہو جائے

میں حسینی ہوں ناز ہے مجھ کو
لاکھ کوئی یزید ہو جائے

جس کو میرے نبی سے نفرت ہے
وہ جہاں سے بعید ہو جائے

ان کے حق میں کرے جو گستاخی
اس کی مٹی پلید ہو جائے

ہے دعا نوؔر کی یہی یارب
راہ حق پر شہید ہو جائے

مرے سینے میں جب تک دم رہے گا
درِ سرکار پر سر خم رہے گا

اگر میں جیتے جی طیبہ نہ پہنچا
مجھے یہ تا قیامت غم رہے گا

نہیں کی جس نے تعظیمِ رسالت
عذاب اس پر ہو جتنا کم رہے گا

نبی کی یاد سے اس کو سجا لو
گلابی قلب کا موسم رہے گا

عقیدت ہے مجھے اے نورؔ ان سے
بلندی پر مرا پرچم رہے گا

مجھ کو درِ حبیب پہ جانے کی دیر ہے
گزری ہے دل پہ جو وہ سنانے کی دیر ہے

پل بھر میں کائنات سنور جائے گی مری
عشقِ نبی میں خود کو مٹانے کی دیر ہے

آغوش میں بہشت کی آجاؤں گا ضرور
راہِ خدا میں سر کو کٹانے کی دیر ہے

ہم عاصیوں کو صرف وہی بخشوائیں گے
روزِ جزا کو سامنے آنے کی دیر ہے

آجائے گی ضیا تری بے نور آنکھوں میں
پائے نبی کی خاک لگانے کی دیر ہے

آج بدلے ہیں رخ سب فضا کے
آنے والے ہیں مہماں خدا کے

ناز قسمت پہ کرتی تھیں اپنی
سعدیہ بھی محمد کو پا کے

فیض پائے گا سارا زمانہ
صدقے بٹتے ہیں خیر الوریٰ کے

مومنو! جھومو گاؤ خوشی سے
ان کی سرکار میں سر جھکا کے

نورؔ جائے گا جنت میں بیشک
صدقے میں وہ مرے مصطفےٰ کے

نگاہوں میں اپنی سمائے مدینہ
خدا ہم سبھی کو دکھائے مدینہ

وہ گلزار جنت کا حقدار ہو گا
عقیدت سے جو کوئی جائے مدینہ

خدا بخش دیتا ہے اس کی خطائیں
دل و جاں سے ہے جو فدائے مدینہ

مرا طائر جاں اگر طیبہ جائے
کبھی چھوڑ کر پھر نہ آئے مدینہ

اگر ہند میں نورؔ کو موت آئے
تو میت ہماری بھی جائے مدینہ

احساس کا سرمایہ لٹانے کیلئے ہے
کہتے ہیں جسے موت زمانے کے لئے ہے

خاک در اقدس سے ہے تقدیر سنورتی
آنکھوں میں بھی یہ خاک لگانے کے لئے ہے

اے مٹی کے پتلو نہ کبھی خود پہ کرو ناز
یہ مٹی تو بس مٹی میں جانے کے لئے ہے

تم سنت سرکار کو ہرگز نہ کرو ترک
ہر سنت سرکار نبھانے کے لئے ہے

ایمان کی دولت وہاں کام آئے گی اے نور
دنیا کی یہ دولت تو زمانے کے لئے ہے

وہ ہو زمیں کی تہہ میں یا ہو کوئی بام پر
اللہ کا کرم ہے سبھی خاص و عام پر

تسکین دل کو ملتی ہے نام رسول سے
آدم کو رب نے بخشا محمد کے نام پر

پیغمبری کا دور ہزاروں برس چلا
یہ ختم سلسلہ ہوا خیر الانام پر

نیکی کا راستہ کبھی چھوڑو نہ دوستو!
انعام کردگار ہے ہر نیک کام پر

کرتا ہے نور یہ دعا ہرآن ہر نفس
یا رب نگاہ لطف ہو اب اس غلام پر

انسان رب کو بھولا ہے دولت کے سامنے
اندھا بنا ہوا ہے وہ شہرت کے سامنے

جن کے دلوں میں ہوتا ہے عشق رسول پاک
جھکتے نہیں کبھی بھی وہ دولت کے سامنے

کافر تمام صاحب ایمان ہو گئے
سلطان کائنات کی عظمت کے سامنے

کچھ لوگ آن بان پہ ہو جاتے ہیں نثار
جھکتے نہیں امیروں کی عزت کے سامنے

اے نور خود کو رنگ محبت میں ڈھالئے
جھک جاتا ہے زمانہ محبت کے سامنے

وقت کی گرم ہواؤں سے بچا لیں مجھ کو
میرے سرکار مدینے میں بلا لیں مجھ کو

یا نبی اور نہیں کوئی سہارا میرا
حادثات غم دوراں سے بچا لیں مجھ کو

نفسی نفسی کا سماں جب ہو سر روز جزا
اپنے دامان کریمی میں چھپا لیں مجھ کو

ہاتھ سے میرے نہ چھوٹے گا نبی کا دامن
چاہے جتنا بھی یہ اغیار ستا لیں مجھ کو

آپ سے نوؔر کی ہر وقت گذارش ہے یہی
یا نبی اپنا ہی دیوانہ بنا لیں مجھ کو

دیر تک نغمہ توحید سنایا جائے
آؤ اب قوم مسلماں کو جگایا جائے

بن بھی سکتا ہے یہی کل تری بخشش کا سبب
اسم احمد سے اگر تجھ کو بلایا جائے

نعت پاک شہ کونین میں مشغول ہوں میں
کیا مزہ آئے جو اس در پہ سنایا جائے

سامنے ہوں مرے سرکار رسول عربی
مجھ کو میزان پہ جب حشر میں لایا جائے

نوؔر اب جذبۂ ایمان جگانے کیلئے
میرے سرکار کا پیغام سنایا جائے

ناز کرتے ہیں جو ہر برے کام پر
کیا کٹائیں گے سر دیں کے نام پر

صاف فرما دیا رب نے قرآن میں
دیں گے تجھ کو صلا تیرے ہر کام پر

ان کے در سے بھلا کیسے مایوس ہو
ان کی رحمت ہے ہر خاص پر عام پر

تیرے صدقے میں مجھ کو بھی ایماں ملا
کیوں نہ قربان جاؤں ترے نام پر

نورِ دیں کی حفاظت کریں گے وہ کیا
بیچ دیتے ہیں ایماں جو کم دام پر

زمیں سے فلک تک ہے چرچہ نبی کا
خدا کو ہے معلوم رتبہ نبی کا

نہیں جس کے سینے میں تعظیم آقا
نہ پائے گا بیشک سہارا نبی کا

فرشتوں سے سرکار کی پوچھو عظمت
کہ جبریل پڑھتے ہیں کلمہ نبی کا

اسے دونوں عالم کی دولت ملی ہے
عطا ہو گیا جس کو خرقہ نبی کا

کوئی مجھ سے پوچھے کہ ہو نور کس کے
تو ہنس کر کہوں گا نبی کا نبی کا

اپنے در کا بھکاری بنا لیجئے
میرے آقا مدینے بلا لیجئے

میں خطا کار ہوں میں گنہگار ہوں
اپنے دامن میں آقا چھپا لیجئے

کوئی منظر نہ بھائے گا پھر آپ کو
ان کا روضہ نظر میں بسا لیجئے

حشر کے دن پکارے گا ہر امتی
نارِ دوزخ سے آقا بچا لیجئے

شافعِ حشر کی کر کے حاصل رضا
نور فردوس میں گھر بنا لیجئے

جو مدینے کی بات کرتے ہیں
وہ قرینے کی بات کرتے ہیں

جو غلام رسول ہوتے ہیں
بس مدینے کی بات کرتے ہیں

جام کوثر کی بات آئی تو
ہم بھی پینے کی بات کرتے ہیں

جن کے سینے میں ہے مدینہ ہم
ان کے سینے کی بات کرتے ہیں

نورؔ وہ خوش نصیب ہوتے ہیں
جو مدینے کی بات کرتے ہیں

بے کسوں نے تمہیں پکارا ہے
یا نبی آپ کا سہارا ہے

شب فرقت میں دل مچلتا ہے
ہند میں اب کہاں گذارا ہے

کیجئے یا نبی مدد کیجئے
مرا گردش میں اب ستارا ہے

آپ رب کے حبیب ہیں بیشک
طٰہٰ یٰسین سے پکارا ہے

رہنمائی کے واسطے اے نوؔر
صرف سرکار کا سہارا ہے

تصویرِ التفاف محمد کا شہر ہے
صد رشک کائنات محمد کا شہر ہے

روز جزا کی فکر نہ رنج و الم کوئی
یہ حاصل حیات محمد کا شہر ہے

سنت پہ مصطفےٰ کی ہر اک پل گذاریئے
مل جائے گی نجات محمد کا شہر ہے

جس کو بھی چاہتے ہیں وہ اپنا بناتے ہیں
ہیں ایسے واقعات محمد کا شہر ہے

جس سمت دیکھتے ہیں ادھر نور کا سماں
کیسی حسیں ہے رات محمد کا شہر ہے

در مصطفٰے کی زیارت کروں گا
میں خوابوں کو اپنے حقیقت کروں گا

ادب سے جھکا کر جبین عقیدت
گناہوں پہ اپنے ندامت کروں گا

بس اللہ باقی ومن کل فانی
یہی ہر بشر کو ہدایت کروں گا

نبی مکرم کی سنت پہ چل کر
غریبوں سے ہر آن الفت کروں گا

ملے دفن کے واسطے خاک طیبہ
یہی آخری نور چاہت کروں گا

اک بار نہیں یارب سو بار دکھائی دے
نورانی سی جالی وہ دربار دکھائی دے

اللہ سے رو رو کر مانگی ہے دعا میں نے
اک بار مجھے روئے سرکار دکھائی دے

صدیق و عمر عثماں حیدر تھے فدا جس پر
ان آنکھوں کو وہ جلوہ اک بار دکھائی دے

دنیائے محبت میں جس سمت نظر ڈالوں
سرکار کا بس روئے انوار دکھائی دے

اے نورِ ازل سے ہے ارمان مرے دل میں
وہ روضہ وہ گنبد وہ مینار دکھائی دے

موسم جہان عشق کا ہموار ہو نہ ہو
یہ فکر ہے حضور کا دیدار ہو نہ ہو

سینے میں میرے عشق رسول کریم ہے
باتوں سے میری عشق کا اظہار ہو نہ ہو

اک بار ہی حضور کا دیدار ہو نصیب
دیدار مصطفےٰ مجھے سو بار ہو نہ ہو

اک بار خواب میں نظر آجایئے حضور
یہ سوچتا ہوں آپ کا دیدار ہو نہ ہو

سلطان کائنات کا میں نورؔ ہوں غلام
دنیا میں کوئی میرا خریدار ہو نہ ہو

کیوں جی رہے ہو دوستو! بیزاریوں کے ساتھ
رب کی رضائیں مانگ لو بیداریوں کے ساتھ

چشم کرم سے مولیٰ مقدر سنوار دے
کٹتی ہے زندگی مری ناداریوں کے ساتھ

رحمت کا اس کے یہ بھی ذریعہ ہے دوستو!
کم ہو گئے گنہ مری بیماریوں کے ساتھ

سلطان کائنات پہ ایماں نہ لا سکا
بو جہل عمر بھر رہا عیاریوں کے ساتھ

بہتر ہے نورؔ تھام لو دامن رسول کا
ورنہ حیات گزرے گی دشواریوں کے ساتھ

نہ دولت نہ میں مال و زر چاہتا ہوں
مدینے کے شام و سحر چاہتا ہوں

جن آنکھوں نے دیکھا دیار مدینہ
میں ان عاشقوں کی نظر چاہتا ہوں

تمنا ہے اس راہ میں جان جائے
اسی واسطے میں وہ در چاہتا ہوں

بہت کر چکا سیر دنیا کی یارب
مدینے کا رنگیں سفر چاہتا ہوں

نہیں ہند میں نوؔر کا اب گزارا
مدینے میں چھوٹا سا گھر چاہتا ہوں

سلطان کائنات جدھر سے گزر گئے
ماحول خوشنما ہوا ذرے سنور گئے

جب عرش کی حدوں میں امام البشر گئے
اللہ کا کرم تھا کہ لمحے ٹھہر گئے

غصے کو ترک کر دیا اور کلمہ پڑھ لیا
تلوار لے کے ہاتھ میں جس دم عمر گئے

فتنے اٹھیں گے نجد سے جب آپ نے کہا
اس وقت اہل نجد کے چہرے اتر گئے

اے نورؔ آستانِ شہہِ مشرقین پر
جبریل بھی جھکائے ہوئے اپنا سر گئے

کر لو کچھ تیاریاں دنیا سے جانے کیلئے
روز محشر کیلئے عقبیٰ بنانے کے لئے

قبر میں دینا پڑے گا خود تمہیں اپنا حساب
قبر میں کوئی نہ آئے گا بچانے کیلئے

غور سے پڑھئے اسے اور کیجئے اس پر عمل
یہ نہیں قرآن طاقوں میں سجانے کے لئے

زندگی تم کو عبادت کیلئے اللہ نے دی
مت اسے سمجھو کہ ہے دنیا بنانے کیلئے

نورؔ پابندی کرو ہر دم صلوٰۃ و صوم کی
حشر کے دن خود کو دوزخ سے بچانے کیلئے

تم شوق سے خدا کی عبادت کیا کرو
سلطان کائنات سے الفت کیا کرو

جب مفتیان شہر دیں فتویٰ جہاد کا
للہ تم نہ ایسے میں غفلت کیا کرو

ملتی ہے جن سے حق و صداقت کی روشنی
ایسے تمام لوگوں کی عزت کیا کرو

مقصد یہی ہے محفل عالم میں آنے کا
محبوب کبریا سے محبت کیا کرو

قرآن اور رسول کو جو مانتے نہیں
اے نوؔر ایسے لوگوں سے نفرت کیا کرو

کر عطا یارب مجھے صدقہ رسول اللہ کا
خواب میں بھی دیکھ لوں جلوہ رسول اللہ کا

آسماں ہو یا زمیں چاہے عرب ہو یا عجم
بج رہا ہے ہر جگہ ڈنکا رسول اللہ کا

کیا ضروری ہے کہ پوچھیں دوسروں سے جا کے ہم
ہے عیاں قرآں سے جب رتبہ رسول اللہ کا

موت اس عالم میں مجھ کو لینے آئے کاش جب
سامنے نظروں کے ہو روضہ رسول اللہ کا

نورؔ سمجھو اس کو ہر نعمت جہاں کی مل گئی
دل سے جس نے پڑھ لیا کلمہ رسول اللہ کا

اگر بننا ہے کچھ تم کو بزرگوں کی ادا سیکھو
کسی کو ہاتھ دے کر تم فنا سیکھو بقا سیکھو

یہ دنیا چار دن کی ہے یہاں ہر چیز فانی ہے
یہاں رہنا ہے گر تم کو محبت کی ادا سیکھو

نہ جھکنے پائے سر تیرا کسی بھی غیر کے آگے
بچانے کیلئے ایماں بزرگوں کی ادا سیکھو

سنور جاتی ہیں تقدیریں بزرگوں کے وسیلے سے
چلو ان کے اصولوں پر ادا ان کی ذرا سیکھو

تمہیں پیری بھی آئے گی اجل بھی تم کو آئے گی
چمک اے نور جس سے دل میں آئے وہ دعا سیکھو

انسان اگر صاحب ایمان نہیں ہے
تم کچھ بھی کہو اس کو وہ انسان نہیں ہے

جس دل میں نہیں سرور کونین کی عظمت
وہ سجدہ کرے لاکھ مسلمان نہیں ہے

سرکار کی امت میں ہمیں پیدا کیا ہے
اللہ کا کیا ہم پہ یہ احسان نہیں ہے

تم کیسے مسلمان ہو ہر چیز ہو رکھتے
عقبیٰ کا مگر کوئی بھی سامان نہیں ہے

اے نورؔ مجھے کہتے ہیں دیوانۂ سرکار
اس سے بڑی میری کوئی پہچان نہیں ہے

قطعات

☆

کس قدر رتبہ مسلماں کو دیا اللہ نے
دین کا پابند بن کر جب نمازی بن گیا
راہ حق پر ہو گیا قرباں تو کہلایا شہید
لوٹ کر زندہ جو آیا گھر تو غازی بن گیا

☆

اللہ کی طرف سے قرآن مل گیا ہے
سرکار کی بدولت ایمان مل گیا ہے
حج و زکوٰۃ و روضہ کلمات اور نمازیں
بخشش کا نوؔر کیا کیا سامان مل گیا ہے

☆

مال و زر کی ہے تمنا اور نہ چاہت حور کی
آرزو ہے بس یہی اک ناتواں مجبور کی
نفسی نفسی کا ہو عالم حشر میں جب ہر طرف
دے کوئی مژدہ کہ بخشش ہو گئی ہے نوؔر کی

☆

ہم سب کے غمگسار و مدد گار آپ ہیں
دونوں جہاں کے سرورِ ابرار آپ ہیں
اے نورِ آخرت کی ہمیں کیوں ہو کوئی فکر
ہم بیکسوں کے واسطے سرکار آپ ہیں

☆

میداں سے گھر کو فاتح و غازی بھی آگئے
کر کے طواف کعبہ حجازی بھی آگئے
رحمت برسنے والی تھی اس بزم میں مگر
جانے کہاں سے غیر نمازی بھی آگئے

☆

الٰہی مدینے کی گلیاں دکھا دے
مرے دل میں گلہائے عرفاں کھلا دے
نشہ جس میں ہو عشق آقائے دیں کا
الٰہی وہی جام مجھ کو پلا دے

☆

سرکار کی عظمت کا بیان روز کیا کر
جو عرش پہ چرچہ ہے یہاں روز کیا کر
قرآن نے بخشا ہے تجھے جینے کا انداز
سرکار کی الفت کو عیاں روز کیا کر

☆

ان کے در سے نہ دور جائیں گے
ہم مدینہ ضرور جائیں گے
حشر میں جائیں گے ادھر سب لوگ
جس طرف بھی حضور جائیں گے

☆

غریبوں کے آقا ہیں میرے محمد
یتیموں کے داتا ہیں میرے محمد
مجھے کیوں نہ ہو ناز آقا پہ اپنے
کہ میرے مسیحا ہیں میرے محمد

☆

خدا دیتا ہے جس کو دیں کی دولت
شہ کونین کو وہ جانتا ہے
حقیقت میں وہی ہے مرد مومن
جو ان کی سنتوں کو مانتا ہے

☆

کسی نے خواب میں دیکھا ہے کہ نغمے گا رہا ہوں میں
کسی نے خواب میں دیکھا کہ سونا پا رہا ہوں میں
ہوئیں جب بند آنکھیں خواب میں مجھ کو نظر آیا
ہوا میں اڑ رہا ہوں اور طیبہ جا رہا ہوں میں

☆

خوشی چاہتے ہیں نہ غم چاہتے ہیں
کسی سے نہیں کچھ بھی ہم چاہتے ہیں
یہ مانا سراپا گنہ گار ہیں ہم
ترا صرف لطف و کرم چاہتے ہیں

☆

بھول کر رب کو کریں جو بندگی اچھی نہیں
اور بغیر عشق احمد زندگی اچھی نہیں
دین کی خاطر اٹھائیں غم تو اچھا ہے بہت
دین دیکر ہو جو حاصل وہ خوشی اچھی نہیں

☆

اے خدا میرے خدا میرے خدا دنیا میں
کوئی معبود نہیں تیرے سوا دنیا میں
در گزر نوؔر کی اک ایک خطا کر مولیٰ
کہتا ہے تجھ سے یہی بندہ ترا دنیا میں

☆

آقائے کرم سے کوئی بیگانہ نہیں ہے
یہ ایک حقیقت ہے یہ افسانہ نہیں ہے
قرآن سے ظاہر ہوئی سرکار کی عظمت
ہے کون جو سرکار کا دیوانہ نہیں ہے

☆

لو رمضان آج آیا زندگی میں
جھکا دے سر کو رب کی بندگی میں
شیاطیں سارے ہی جکڑے پڑے ہیں
سجا لے آج مسجد اس خوشی میں

☆

ہم احمد مختار کو سرکار کہیں گے
اک بار نہیں ہم یہ کئی بار کہیں گے
قرآن ملا ہے ہمیں ان کی ہی بدولت
اے نوؔر انہیں ہم شہہ ابرار کہیں گے

☆

یہ لفظ حق ہمیں کہنا پڑے گا
یہاں ہر حال میں رہنا پڑے گا
عمل تیرے اگر اچھے نہیں ہیں
عذاب آخرت سہنا پڑے گا

☆

ان کے قدموں کی دھول ہو جاؤں
خار سے میں بھی پھول ہو جاؤں
بادشاہی کی کب تمنا ہے
بس غلام رسول ہو جاؤں

☆

گوشۂ قلب کو اس طرح سنوارا جائے
یاد میں ان کی ہر اک لمحہ گذارا جائے
نور وہ چشم عنایات کریں گے بیشک
شرط یہ ہے کہ انہیں دل سے پکارا جائے

☆

جب حاجیوں کا سوئے حرم قافلہ بڑھا
تب اور بے کسی کا مری سلسلہ بڑھا
کیوں ان کے آستاں پہ مری حاضری نہیں
کیا ہے خطا جو ان سے مرا فاصلہ بڑھا

سلام بحضورِ سرورِ کائنات

آپ ہیں خیر الوریٰ اور آپ ہیں خیر الانام
آپ پر اربوں درود اور آپ پر کھربوں سلام

آپ ہی کا نورِ اقدس بن گیا کُن کا سبب
رہتی دنیا تک رہے گا آپ کا عالی مقام
آپ پر اربوں درود اور آپ پر کھربوں سلام

خلد سے آدم جو نکلے مدتوں رویا کئے
نامِ احمد جب لیا تو بن گیا ان کا بھی کام
آپ پر اربوں درود اور آپ پر کھربوں سلام

وحی لیکر عرش سے جب آتے تھے روح الامیں
کرتے تھے وہ بھی ادب سے میرے آقا کو سلام
آپ پر اربوں درود اور آپ پر کھربوں سلام

جب ادا کی مسجد اقصیٰ میں آقا نے نماز
مقتدی سب انبیا تھے آپ تھے ان کے امام
آپ پر اربوں درود اور آپ پر کھربوں سلام

ذرہ ذرہ دو جہاں کا وجد کے عالم میں تھا
بند و معبود جس دم ہو رہے تھے ہم کلام
آپ پر اربوں درود اور آپ پر کھربوں سلام

شعلے دوزخ کے کبھی مجھ کو جلا سکتے نہیں
میرے آقا گر یہ کہہ دیں نور ہے میرا غلام
آپ پر اربوں درود اور آپ پر کھربوں سلام

آپ ہیں خیر الوریٰ اور آپ ہیں خیر الانام
آپ پر اربوں درود اور آپ پر کھربوں سلام

تمام اصناف سخن میں نعت رسول ایک ایسی صنف ہے جہاں اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ شاعر کے ہوش وحواس کی کیا کیفیت ہے کیونکہ یہ وہ مقام ہے جہاں زباں لرزتی ہے دل کانپتا ہے اور پھر رسول پاک کا نام نامی اسم گرامی جس کیلیے کہا گیا ہے۔

هزار بار به شویم دهن زمشک و گلاب
هنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

نور سلطانپوری کے نعتیہ مجموعہ ''نورٌ علیٰ نور'' میں شامل کلام ان کے جذبۂ حب رسول کا مظہر ہے انہوں نے انتہائی حزم واحتیاط کے ساتھ اس شاہراہ پر سفر کیا ہے کیونکہ سفر میں تکمیل کا مرحلہ اسی وقت نظر آتا ہے جب جذبۂ محبت صادق ہو کچھ لوگ نعت رسول کو بھی عام شاعری کے زمرے میں شمار کرتے ہیں مگر نعت کہنا سب سے مشکل کام ہے اور نور سلطانپوری اس میں کامیاب ہیں۔ مجھے امید ہے کہ ان کا مجموعہ ''نورٌ علیٰ نور'' بے حد اہمیت کا حامل ہوگا اور صاحبان علم وبصیرت کی نگاہ کا نقش جاوداں بنے گا۔

شاعر فتح پوری
جنرل سکریٹری جگر اکیڈی
کانپور

Print Trade India, Kanpur. Mob. 9935217734,9305508544